رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ ۔ اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی ✕ دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے صہ (۲) خواص و معاونین سے عنہ (۳) ہندوستان کی باہر سے ر (۴) غیر مذاہب والون سے ۱۲/ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگون سے عما ۱۲/

فہرست مضامین

Digitized by Khilafat Library
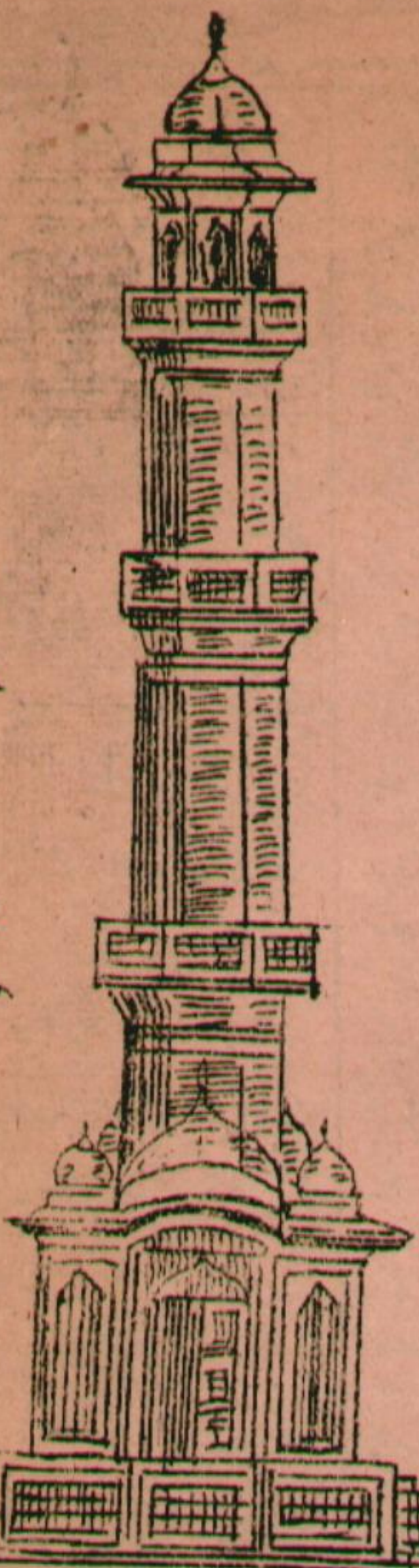
نمبر ۲۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ جون ۱۹۰۵ء مطابق ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ | جلد ۹

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط

ایک شخص کے چند سوالونکے جواب

شکارپور سندھ سے ایک شخص مسمی عبد القادر بیدل نے حضرت اقدس کی خدمت مین چند ایک سوالات لکھے ہین ۔ جن کے جوابات حضرت نے خود ایک خط مین تحریر فرمائے ہین اور وہ خط عاجز ایڈیٹر کو اخبار بدر مین درج کرنے کے واسطے عطا فرمایا ہے ۔ اس خط مین حضرت نے سائل کے سوالات کے جوابات لکھے ہین ۔ چنانچہ وہ خط ذیل مین درج کیا جاتا ہے ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ ۔ آپ کا خط مجھ کو ملا ۔ سوالات کے جواب حسب ذیل ہین ۔

(۱) جو شخص سچی ارادت سے مریدون مین داخل ہوگا ۔ اور سچا مسلمان بن جائیگا ۔ مین امید رکھتا ہون کہ خدا تعالےٰ دنیا اور آخرت مین اُس سے بہتری کرے گا ۔

۲ ۔ اگر کوئی معجزہ دیکھنے پر بیعت کے لئے طیار ہے ۔ تو اس وقت تک دس ہزار کے قریب اللہ تعالےٰ معجزات دکھا چکا ہے جنکے لاکھون انسان گواہ ہین اور اپنی مرضی سے ہمیشہ دکھاتا ہے لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ گذشتہ معجزات میرے لئے کافی نہین اور مین اپنے اقتراح سے معجزہ چاہتا ہون اور ایسا آدمی شریر اور بدنصیب ہے خدا تعالےٰ کو نہ اوس کی پروا ہے نہ اُس کی بیعت کی ۔

۳ ۔ کرشن ہونے کا دعوےٰ خدا تعالےٰ کی وحی سے ہے ہر ایک ملک مین نبی ہوتے رہے ہین پس یہ شرارت ہے کہ بغیر علم یقینی کے کرشن کو برا کہا جائے ۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْہَا نَذِیْرٌ ۔

۴ ۔ مینے ثناء اللہ کو ہرگز نہین کہا کہ میرے مکان پر آؤ ۔ لعنۃ اللہ علے الکاذبین بلکہ خود اُن آریہ سماج والون کے مکان پر اُترا جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو صدہا گالیا نکالتے تھے جن کے گندے رسالے اب تک موجود ہین ایک غیرت مند مومن کا کام نہین کہ ایسے پلید گروہ دشمن اسلام کے گروہ مین اُترے نہ میرے پاس وہ آیا نہ آنے کی خواہش ظاہر کی مینے اوسکو کب کہا کہ تم چورون کی طرح میرے پاس آؤ وہ ہرگز میرے پاس نہین آیا تا ان قادیان مین آریہ سماج والون کے پاس آیا اور اس کی اس حرکت سے قادیان کے مسلمان بھی حیران تھے ۔ کہ یہ کیوی کہلا کر دشمنان اسلام کے پاس اُترا جن کا طریق ناپاک

اسلام ہے کوئی غیرتمند مسلمان ہرگز قبول نہین کر سکتا کہ ایسے مکان پر کسی کے ملنے کے لئے جاتے ۔ جہان حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو گندی گالیاں دیتے ہین اور دن رات توہین اسلام اُن کا کام ہے وہ میرے دروازہ پر نہین آیا تا مین اُس کی خاطرداری کرتا بلکہ دشمنان اسلام اور دشمنان نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر گیا اور اگر وہ اب اس واقعہ سے انکاری ہے تو مین بجز اس کے کیا کہہ سکتا ہون کہ لعنۃ اللہ علے الکاذبین ۔

قولہ ۔ آپنے پیشگوئی کی تھی کہ طاعون کا قادیان مین اثر نہ ہوگا ۔ اور میرے مریدون سے کوئی اس مرض مہلک مین گرفتار نہ ہوگا اور اس کے برعکس ہوا ۔

الجواب ۔ مین نے کوئی ایسی پیشگوئی نہین کی کہ قادیان مین طاعون سے کوئی نہین مرے گا بلکہ قادیان کی نسبت یہ پیشگوئی کی تھی ۔ کہ لولا الاکرام لہلک المقام یعنی خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر مین تیری عزت کا پاس نہ کرتا تو قادیان کے تمام لوگون کو ہلاک کر دیتا کیونکہ اس گاؤن مین اکثر شریر اور خبیث ناپاک طبع ہین خدا تعالےٰ نے فرمایا تھا ۔ انی احافظ کل من فی الدار یعنی مین قادیان مین طاعون [illegible] گا اور مین [illegible] لوگ

کو بچا لونگا جو تمہارے گھر کی چہار دیوار کے اندر ہین اب ظاہر ہے کہ اگر قادیان کی نسبت عام طور پر بچانے کا وعدہ تھا تو پھر اس وحی الٰہی کے کیا معنی ہوئے ۔ کہ مین اس گھر کے رہنے والون کو بچالون گا اب مین یہ بھی بتلاتا ہون ۔ کہ شریر اور مفسد طبع لوگون نے کہان سے ایک جھوٹی بات بنالی ۔ پس اس کی جڑ یہ ہے ۔ کہ ایک یہ وحی الٰہی تھی ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ یعنی خدا تعالےٰ اس بیماری کو اس ملک کے رہنے والون سے دور نہین کرے گا جب تک وہ اُن خیالات کو دور نہ کرین ۔ جو اُن کے دل مین ہین ۔ اور وہ اوس گاؤن کو یعنی قادیان کو بالکل تباہ ہونے سے بچا لے گا یعنی قادیان کی ایسی حالت نہ ہوگی کہ بالکل نابود ہو جائے ۔ جیسا کہ اس نواح مین کتنے دیہات نابود ہو گئے اور اُن کا نام و نشان نہ رہا ۔ یاد رہے کہ اوی کا لفظ جو اس وحی الٰہی مین ہے یعنی یہ فقرہ کہ انہ اوی القریہ ۔ اس لفظ کے عربی مین یہ معنے ہین کہ کسی حد تک مصیبت دکھلا کر پھر اپنی پناہ مین لے لینا اور بکلی برباد نہ کرنا ۔ یہ محاورہ قرآن شریف اور تمام عرب کی زبان مین ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے ۔ الم یجدک یتیما فاوی یعنی کیا خدا نے تجھ کو یتیم پا کر پھر پناہ نہ دی ۔ ظاہر ہے کہ

غیر معمولی پرچہ الحکم مورخہ ۲۷ جون ۱۹۰۵ء

بہ تقریب مبارکباد ختم قرآن عزیزی عبدالحی خلف حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ

ختم قرآن عزیزی عبدالحی سلمہ الرحمان

لا یمسہ الا المطہرون
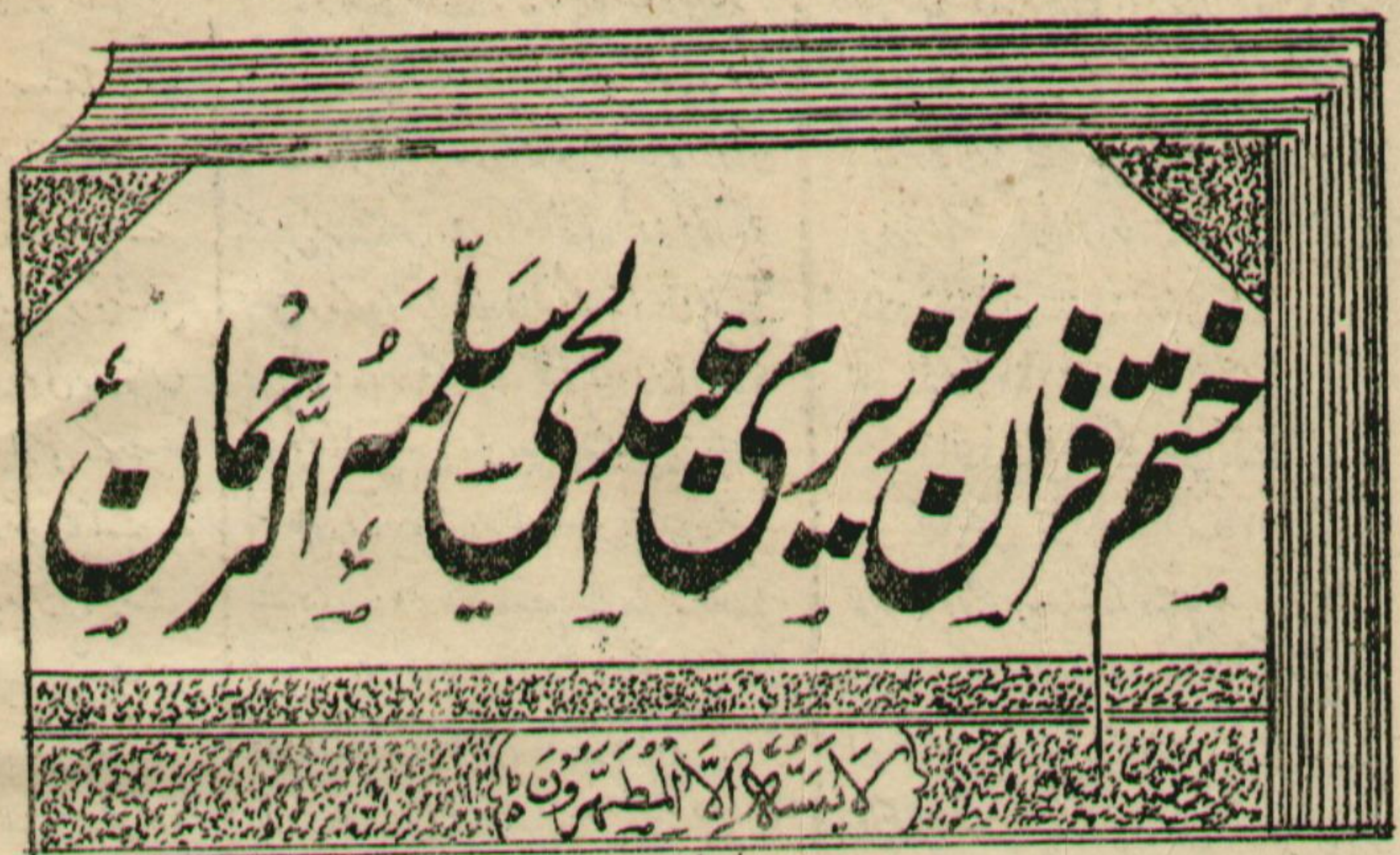
ہے آج ختم قرآن نکلے ہیں دل کے ارمان ۔ تو نے دکھایا یہ دن میں تیرے منہ کے قربان
اے میرے رب محسن کیونکر ہو شکر احسان ۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

آمین

الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین ۔ .... (اما بعد) .... ۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و اٰلہ و اصحابہ اجمعین

(۱) میں نہایت خوشی اور مسرت سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ستایش کرتا ہوا عزیز عبدالحی کے ختم قرآن کی تقریب پر حضرت حجۃ اللہ علی الارض مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور مبارکباد عرض کرتا ہوں اور اسکے بعد حضرت حکیم الامۃ اور جمیع بزرگان ملت اور احمدی قوم کو اس تقریب سعید پر مبارکباد کہتا ہوں۔

۲۔ کسی بچہ کا ختم قرآن تو ایک معمولی بات ہے ہزاروں ہزار بچے ہر روز دنیا کے مختلف مقامات پر قرآن شریف ختم کرتے ہونگے۔ لیکن عبدالحی کا ختم قرآن میرے نزدیک ایک غیر معمولی امر ہے یہی وجہ ہے جو اس تقریب میں غیر معمولی پرچہ شائع کرتا ہوں عبدالحی کا وجود اسکی پیدایش چونکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پیشوا اور امام حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی قرآن کریم کی زندگی اور بالآخر اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اسکے حی و قیوم ہونیکے لئے ایک آیۃ ہے اسلئے میں نے اپنے احباب کے ازدیاد ایمان اور مخالفوں پر اس آیۃ اللہ کی تلاوت کے کی تقریب پاکر یہ پرچہ شائع کیا ہے۔ حضرت حکیم الامۃ کے یوں تو کئی بچے فوت ہو چکے تھے (اللھم اجعلھم لنا فرطًا) لیکن محمد احمد کے فوت ہونے پر ایک ہندو زادہ نو مسلم نے اسکی وفات کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تکذیب کی دلیل ٹھیرایا کہ وہ عیسائیوں کے مباحثہ امرتسر کے بعد آتھم کی پیشگوئی کی میعاد کے اندر فوت ہوگیا۔ اسپر اللہ تعالیٰ نے حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسکے اعتراض پر عبدالحی کی پیدائش کا ایک نشان دیا جو میں بجنسہ درج کرتا ہوں یہ تحریر انوار الاسلام نام رسالہ میں ۱۸۹۴ء کی آخری سہ ماہی میں شائع ہوئی جو صفحہ ۲۶ پر یوں درج ہے۔

اس تحریر کے لکھنے کے بعد مجھ پر نیند غالب آگئی اور میں سو گیا اور خواب میں دیکھا کہ اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کی گود میں ایک بچہ کھیلتا ہے جو ان ہی کا ہے اور وہ بچہ خوش رنگ خوبصورت ہے اور آنکھیں بڑی بڑی ہیں میں نے مولوی صاحب سے کہا ہے کہ خدا نے بعوض محمد احمد آپکو وہ لڑکا دیا کہ رنگ میں شکل میں طاقت میں اس سے بدرجہا بہتر ہے اور میں دل میں کہتا ہوں کہ یہ تو اور بیوی کا لڑکا معلوم ہوتا ہے کیونکہ پہلا لڑکا تو ضعیف الخلقت بیمار سا اور نیم جان سا تھا اور یہ تو قوی ہیکل اور خوش رنگ ہے اور پھر میرے دل میں یہ عبادت گذری جسکا زبان سے سنانا یاد نہیں اور وہ یہ ہے ما ننسخ من اٰیۃ او ننسھا نأت بخیر منھا او مثلھا الم تعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر اور میں جانتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کیطرف سے اس عدو الدین کا جواب ہے کیونکہ اوسی عیسائیوں کا حامی بنکر اسلام پر حملہ کیا اور وہ بھی بیجا اور بے ایمانی سے بھرا ہوا حملہ۔ اور ایک جزو اس خواب کی رہ گئی ہے میں نے دیکھا کہ اس بچہ کے بدن پر کچھ پھنسیاں یا ثولول کی مشابہ بخارات نکل رہے ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ اس کا علاج جلدی اور ایک اور چیز ہے واللہ اعلم۔

اسکے بعد تقریباً ساڑھے ہزار کا عرصہ اس پیشگوئی پر گذر گیا۔ اور یہ اسلئے ہوا کہ کسی نادان معترض کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ محض قیافہ سے ایسا لکھ دیا چنانچہ ۱۵ فروری ۱۸۹۹ء جمعرات کی رات کو ۱۱ بجے شب عبدالحی پیدا ہوا اور پیشگوئی پوری ہوئی والحمد للہ علی ذالک یہ بچہ مندرجہ بالا پیشگوئی کے موافق شکل و شباہت میں ہے اور پھوڑوں کے نشان بخارات بھی نکلے۔ لیس چونکہ یہ ایک آیۃ اللہ ہے اسلئے اس بچہ کی ہر خوشی کی تقریب (خدا کرے بہت ہی قریب میں دیکھیں) اس نشان کا اظہار اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صداقت کا اعلان ہے ۔ اسی مقصد کو مد نظر رکھکر میں یہ غیر معمولی پرچہ شائع کرتا ہوں اور پھر قوم کی طرف سے حضرت مسیح موعود اور حضرت حکیم الامۃ کو مبارکباد دیتا ہوں اور اس غیر معمولی پرچہ کو حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد سلمہ الاحد کی آمین کے چند آخری اشعار پر ختم کرتا ہوں ؎

قرآن کتاب رحمان سکھلائے راہ عرفان + جو اسکے پڑھنے والے انپر خدا کے فیضان
انپر خدا کی رحمت جو اسپر لائے ایمان + یہ روز ہے مبارک سبحان من یرانی
+ ہے چشمۂ ہدایت جسکو ہو یہ عنایت + یہ ہیں خدا کی باتیں انسے ملی ولایت + یہ نور دلکو بخشد دلمیں کرے سرایت + یہ روز ہے مبارک سبحان من یرانی
قرآن کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا + فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا ۔ اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا + یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

خادم قوم خاکسار یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان دارالامان ۲۷ جون ۱۹۰۵ء

تعلیم الاسلام کالج کے متعلق

آنہ فنڈ کیلئے وائسٹروں کی ضرورت

قومی کام قومی حمایت اور حمیت اور قوم کی متفقہ کوشش سے سرانجام پاتے ہیں۔ جب تک مجموعی طاقت کام نہ کرے اسوقت تک کامیابی کی راہ میں روک اور مشکلات کی چٹانوں کا آنا ضروری ہے لیکن یہہ یاد رکہنا چاہیے۔ کہ سلسلہ ثبوت میں آخر الامر یہہ چٹانیں دور ہو کر رہتی ہیں۔ مجہے کچہہ ضرورت نہیں ہے کہ میں تعلیم الاسلام کالج کی حمایت کے لئے احباب میں تحریک اور جوش پیدا کرنے کے لئے آجکل کے عرفی الفاظ میں توجہ دلاؤں۔ اگر آپ تعلیم الاسلام کالج کے ساتھہ محبت اور پیار رکہتے ہیں۔ اور میں سمجہتا ہوں کہ آپ اس کو عزیز رکہتے ہیں تو پہر اسکے استحکام اور قیام کے لئے کام کرو۔ یہہ بالکل سچی بات ہے کہ احمدی قوم پر چندوں کا بہت کچہہ بوجہہ ہے تاہم میں یقیناً جانتا ہوں کہ اگر مستعد اور باہمت اصحاب اب بہی اس سے چندہ لینے والے ہوں تو یہ قوم خود بہوکی رہ کر بہی قومی ضروریات کو مقدم کرنے والی ہے۔ آنہ فنڈ والی تحریک اور تجویز پر عام طور سے اظہار مسرت کیا جاتا ہے اور اگر اس تحریک کو عام کرنے والے زیادہ دلچسپی لیں تو کوئی بڑی بات نہیں۔ ہے میرے نزدیک آنہ فنڈ کے واسطے کچہہ لوگ اپنی زندگی کے قیمتی اوقات کو وقف کریں اور احباب میں اس تحریک کی دلچسپی پیدا کر کے انسے روپیہ وصول کریں ایسے لوگ کالج کے لئے وائسٹر کہلائیں گے۔ انکا فرض ہوگا کہ ماہ بماہ روپیہ وصول کر کے بہیجا کریں + اور کوشش کی جاوے کہ ایک معقول عرصہ کے لئے چندہ یکمشت بہیجا جاوے + جو احباب اس طریق پر وائسٹر ہونا چاہیں وہ اطلاع دیں۔

کالج کے لئے مستقل فنڈ

کالج کے مستقل فنڈ میں خوشی کی تقریبوں پر مندرجہ ذیل رقوم لکہی گئی ہیں۔

حضرت حکیم الامۃ عبد الحی کے ختم قرآن کی تقریب	یکصد روپیہ
میاں رحمت اللہ سبزی فروش بنگہ اپنی شادی کی تقریب	عمہ

آنہ فنڈ کی وصولی

الحکم کی گذشتہ اشاعت کے بعد آنہ فنڈ میں مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئی ہیں۔

مستری محمد عمر صاحب جموں	عہ
میر محمد رشید صاحب میر عمارت قادیان	سہ
میاں حسین بخش صاحب تحصیلدار پنڈی گہیپ	عا
میاں خیر الدین صاحب سیکہوانی	عہ
میاں عبد المنان صاحب کاٹہ گڑہ	عہ
منشی عبد العزیز صاحب پٹواری سیکہواں	
میاں جمال الدین صاحب سیکہواں	ان احباب کی رقوم چندہ کی تصریح اگلی اشاعت میں ہوگی۔
میاں امام الدین صاحب سیکہواں	
منشی میر اکبر صاحب اپیل نویس مردان	عہ

منشی میر اکبر صاحب اپنے خط میں بہت جلد دو سال کا چندہ ادا کرنیکا وعدہ فرماتے ہیں۔ اگر ہر ایک احمدی اس فرض کو سمجہکر جلد ادا کردے تو ایک دن میں کالج طیار ہو سکتا ہے۔

جناب چودہری عبد اللہ خان صاحب نمبردار بہلول پور نے مجہے زبانی فرمایا۔ کہ تین لاکہہ کی جماعت میں سے اگر ایک تہائی بہی سات سات روپیہ داخل کردیں تو ۷ لاکہہ جمع ہو سکتا ہے اور خود سات روپیہ بہیجنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ تجویز بے شک معقول ہے لیکن ضرورت ہے عملی حصہ کی۔

بقیہ دار الامان کا ہفتہ

(۱۳) - ۳۰ - جون کو بعد نماز عصر میاں رحمت اللہ صاحب سبزی فروش بنگہ کا نکاح جناب خواجہ کرمداد صاحب ساکن جموں کی صاحبزادی زیور بیگم سے ہوا۔

اس تعلق اور رشتہ کے متعلق میں پہلے ہی لکہہ چکا ہوں خواجہ صاحب نے ایک عمدہ نظیر مروت اور ایثار کی قائم کی ہے انہوں نے محض خدا تعالے کی رضا کے خیال سے اور قوم میں ایک عمدہ نظیر پیدا کرنے کے لئے ذات پات کے سوال کو چہوڑ کر یہہ رشتہ کیا ہے۔ خواجہ صاحب نے بذریعہ خط حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کو وکیل قرار کر دیا تہا چنانچہ مولوی صاحب کی دلالت میں یہہ نکاح ہوا۔ یعنے لڑکی اور خواجہ صاحب کی طرف سے وہ وکیل تہے میاں رحمت اللہ صاحب خود حاضر تہے۔ اڑہائی سو روپیہ مہر پر نکاح کیا گیا حضرت حکیم الامۃ نے خطبہ نکاح پڑہا۔ اور مناسب موقع بیش قیمت وعظ کہا۔ اور فرمایا خواجہ صاحب ہمارے دوست ہیں انکے بہائی صاحب جو ایک لایق آدمی ہیں وہ بہی ہمارے دوست ہیں +

بہر حال یہ مبارک تقریب بہی اسی دن عمل میں آئی جبکہ ایک خاص جوش دعاؤں کے لئے احباب میں تہا اللہ تعالے اسکو بابرکت کرے اور قوم کے

ایک مفید نظیر ہو۔ میاں رحمت اللہ صاحب نے اس تقریب پر عہ کالج کے مستقل فنڈ میں چندہ دیا۔ میں خواجہ کرمداد صاحب کو انکی اخلاقی جرأت پر مبارکباد دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ بہی قومی کالج کو یاد رکہیں گے۔ لڑکی کی رخصت خواجہ صاحب کی واپسی کشمیر پر ہوگی۔

۲ - مستری محمد عمر صاحب واپس تشریف لے گئے سٹروعہ۔ کریام کی جماعتیں بہی واپس گئیں۔ ضلع گجرات۔ شکار ضلع گورداسپور اور ضلع کانگڑہ سے بعض احباب شرف نیاز کے لئے حاضر ہوئے۔

اطلاع

احمدیوں کے اندراج اسماء کے لئے جو فرد بہیجی گئی ہیں اس میں بعض احباب نے بڑی بہاری فرو گذاشت کی ہے کہ صرف اپنا نام درج کر کے بہیجدیا ہے حالانکہ انکے گاؤں میں اور بہی احمدی ہیں۔ ان کے اسماء بہی درج ہونے ضروری تہے۔ یہاں تک ہی فرو گذاشت نہیں کی بلکہ اپنے گہر کے تمام آدمیوں کے نام بہی درج نہیں کئے حالانکہ وہ احمدی تہے۔ یعنے بیوی بچے وغیرہ

پس ان فردوں کو مکمل کر کے بہیجنا چاہیے۔ اور ان کی تکمیل میں سستی سے کام نہ لیا جاوے۔ یہہ ایک قومی اور ضروری کام ہے جہانتک ممکن ہے کسی احمدی کا نام درج ہونے سے رہ نہ جاوے۔

ریمارک

قواعد انجمن احمدیہ سیالکوٹ - سیالکوٹ کے شہر کو وہ فخر حاصل ہے جو قادیان کے سوا کسی دوسری جگہ کو حاصل نہیں ہے خدا کے جری اور برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہی سیالکوٹ کی سرزمین کو قادیان ہی کے برابر عزیز سمجہا ہے۔ اور یہاں کی انجمن احمدیہ کو بہی میری رائے میں وہ عزت اور فخر حاصل ہے جو دوسری جگہ کی کسی انجمن اور جماعت کو نہیں۔ لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔

سیالکوٹ کی جماعت اللہ تعالے کے فضل و کرم سے ایک سرگرم اور اہل قلم جماعت ہے سب سے اول سیالکوٹ ہی سے حضرت مسیح موعود کے دعاوی کی تصدیق میں رسائل شائع ہوئے۔ حال میں وہاں کی احمدی جماعت نے اپنے قواعد مشتہر کئے ہیں جنکی ایک کاپی دفتر الحکم میں بہی ارسال کی ہے + ان قواعد کو حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منظوری کے بعد شائع کیا گیا ہے۔ میری رائے میں یہ قواعد ایسے ہیں کہ ہر جگہ کی جماعت کو اپنے لئے انہیں قواعد کو دستور العمل قرار دینا چاہیے۔

اور اگر احمدی جماعتیں خواہش کریں گی تو کارخانہ الحکم یہہ قواعد ارزاں قیمت پر ان کے لئے مہیا کر دیگا۔

حیرت کی حیرانی - مرزا حیرت دہلوی نے اپنے اخبار میں سلسلہ عالیہ احمدیہ پر کچہہ بے سروپا اعتراض کئے تہے۔ انکا جواب نہایت قابلیت اور معقولیت کے ساتہہ میرے عزیز بہائی منشی عبد العزیز صاحب دہلوی نے اب ایک رسالہ کی صورت میں شائع کیا ہے جسکا پہلا حصہ شائع ہوا ہے اور جس کی قیمت ۵ ہے یہ رسالہ اعلے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود نے بہی بہت پسند فرمایا ہے۔ اور بزرگان ملت نے بہی اسے لاجواب مانا ہے۔ اسکی کثرت اشاعت کے لئے احباب سعی کریں رسالہ کی قدر و قیمت کے لئے میں اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ اسکے جواب دینے پر مرزا حیرت کو پانچسو روپیہ انعام دینے کا وعدہ ہے۔ کسیقدر تفصیل سے پہر لکہوں گا۔

طبع اشتہارات کا فیصلہ

الحکم میں جو سلسلہ اشتہارات کا شروع کیا گیا تہا ان کے متعلق یہی فیصلہ ہوا کہ وہ الگ کتاب کی صورت میں شائع ہوں۔

متفرقات

قرآن کریم کی ایک علمی فتح مصر کے الاخلاص نامی اخبار کے ذریعہ معلوم ہوا کہ مسٹر ہول نے آثار قدیمہ کی تفتیش کرتے ہوئے دیر البحری میں روٹی کا ایک ٹکڑا پایا ہے جو چار ہزار چار سو سال کا ہے اسکو انہوں نے لنڈن میں بہیجا لوگ دیکہکر سخت متحیر ہوئے کیونکہ ٹکڑا ابہی تک بالکل نہیں بگڑا ہے اور بجنسہ اپنی حالت اصلی پر موجود ہے۔ اس خبر کو پڑہ کر قرآن کریم کی علمی فتح کا انکشاف ہوتا ہے۔ جو لم یتسنہ کے اندر مخفی تہی۔

انسانی رفاقت عیش کے سامان کی ترقی اور شہروں کی رہائش سے حضرت انسان نے نہ صرف اپنی عمر اور جسمانی طاقت کم کرلی ہے بلکہ جن حیوانات کو اس سے واسطہ پڑا ہے ان کی جسمانی حالت تندرستی اور طویل العمری کو بہی نقصان پہونچایا ہے چنانچہ ہر جنگلی جانور اہلی جانوروں کی نسبت زیادہ تندرست رہتا ہے۔ (آری نیوز)

خبروں کا گلدستہ

کالو- یہاں حال میں سخت طوفان رعد وباران آیا اور خفیف زلزلہ بھی محسوس ہوا-

گذشتہ سہ شنبہ کی شام کو شملہ پر نہایت سخت زلزلہ کا جھٹکا محسوس ہوا-

شدت گرما- بالائی ہند میں گرمی کی سخت شکایت ہے گذشتہ یکشنبہ کو الہ آباد- کانپور- مین پوری- بنارس گیا- ہزاری باغ میں آلہ مقیاس الحرارت کا پارہ معمول سے بقدر ۵ء و ۲۰ درجے کے چڑھا رہا-

گذشتہ سال شاہی رصدگاہ اڈنبرگ میں پچاس زلزلے آلہ زلزلہ کے ذریعہ سے معلوم کئے گئے-

دریائے گلگٹ میں طغیانی آنے سے سخت نقصان ہوا اس طغیانی کی وجہ یہہ ہے کہ پہاڑ سے برف گھل کر بکثرت آئی- پل ٹوٹ گیا- اور جنگل کا کچھ حصہ بھی غرق ہوا-

اٹالین پروفیسر ماجو رانا کا بیان ہے کہ ایک فرانسیسی پانی کے ذریعہ سے ٹیلیفون طیار کیا ہے جسکا تجربہ پیرس میں آب رواں کے مابین کامیابی کا ساتھ ہوا-

یورپ بھر میں رومانیا جاہل ترین ملک ہے گذشتہ مردم شماری کے مطابق ۶۰ لاکھ کی آبادی میں تقریباً ۴۰ لاکھ ان پڑھ اور ۱۰ لاکھ سے کچھ زیادہ خفیف تعلیم یافتہ ہیں-

شاہ ایران وائنا سے ہافبرگ کو روانہ ہوئے وائنا میں قیصر جرمن نے ان کا استقبال کیا-

کراچی میں پانی کی سخت قلت ہے-

سمالی لینڈ کے حاجی شیخ محمد بن عبد اللہ نے بربرہ میں ایک ڈپوٹیشن اس غرض سے بھیجا ہے کہ باہمی صلح کے عہد و پیمان ہو جائیں اٹلی کے معتمد نے بی ایچ میں ملا کے ساتھ ملاقات کی اور صلح کا وعدہ کیا اور کہا کہ میں اپنی سکونت گاہ کو عنقریب اٹلی کی کسی مقبوضہ اراضی میں منتقل کرونگا اور تجارت بالکل آزاد رہے گی صرف اسلحہ پر ٹیکس لگایا جائیگا-

مقدونیہ میں اب وہ شورش نہیں ہے گمان کیا جاتا ہے کہ بہار کے موسم میں باغی جو سردی کے خوف سے چھپا ہوئے ہیں ضرور پھر کچھ شرارت کرینگے مگر چونکہ جابجا ٹرکی فوجی چھاؤنی قایم کر دی گئی ہے اسلئے امن و امان ہے۔

ایک بابی مرزا محرم معہ ایک امریکن بابی کے رنگون سے آئے ہیں وہ کلکتہ- علیگڈھ- دہلی ہوتے ہوئے لاہور آئیں گے- لاہوری پیسہ لکھتا ہے کہ اچھا موقعہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی ان سے اپنے دعاوی کا تصفیہ کرلیں-

پیسہ اخبار کو خدا ہدایت کرے وہ اتنا نہیں سمجھتا کہ جو شخص علیٰ وجہ البصیرت ہو تمام ہو خدا تعالیٰ نے جس کی صداقت کے لئے ہزاروں ہزار نشان ظاہر کر دکھائے ہوں یہانتک کہ خود پیسہ اخبار اپنے گھر میں بھی نشان

دیکھہ چکا ہو- اسے کیا ضرورت کہ وہ کسی کے لئے چلا رہا ہو- اسے کونسی منتظرہ باقی ہے ہاں پیسہ اخبار ہو یا بابی یا کوئی اور اگر حضرت اقدس کے کسی دعوے میں شک ہو تو وہ آپکی تصانیف پڑھے ان تائیدات پر غور کرے جو خدا تعالیٰ نے اپنے صادق مسیح کے لئے ظاہر کی ہیں- اور بالآخر اللہ تعالیٰ سے دعا کرکے فیصلہ چاہے-

آگرہ چھاؤنی کے سٹیشن کے قریب سخت آتش زدگی ہوئی بہت سے مکانات جل گئے ان میں سے بہت سے مکانات بیمہ شدہ نہ تھے-

چھاؤنی راولپنڈی سے سخت آتش زدگی کی خبر آئی کئی لاکھ کا نقصان بتایا جاتا ہے-

سخت دہوکہ- اخبارات میں کلکتہ کی مختلف کمپنیوں کی طرف سے اس مضمون کے اشتہار شایع ہوتے ہیں کہ ان کو فروخت اسباب کے لئے ایجنٹ درکار ہیں جن کو معقول کمیشن ملیگا اور دو سو روپیہ بطور ضمانت داخل کرنا ہوگا اس قسم کے ایک دہوکہ کا حال میں افشا ہوا ہے- بنگلور کے دو آدمیوں نے بنگلور کے ڈپٹی کمشنر کے حضور دعائی نالش کی ہے-

ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم پنجاب نے سرکلر شایع کیا ہے کہ کوئی ماتحت ذاتی معروضات کے لئے انکی ملاقات کو نہ آئے بصورت خلاف ورزی سخت سزا کا مستوجب ہوگا-

ریلوی کے انتظام کے قواعد کی ترمیم مناسب کیلئے ۳۰- جولائی سے افسران ریلوی کی کمیٹی شملہ میں بیٹھے گی- سرکار ہندوستان میں ریلوی کی توسیع پر بڑا زور دینے والی ہے تین کروڑ روپیہ عنقریب قرض لیا جاوے گا- اسکا بڑا حصہ بمبئی- بروودہ لائن کے خریدنے پر صرف ہوگا-

چیف کورٹ نے ایک فیصلہ میں نیلام کو منسوخ کرکے لکھا ہے کہ عملہ نیلام عموماً نیلاموں میں سخت بے ضابطگی اور لاپرواہی کا مرتکب ہوتا ہے جس سے مدیونوں کو بہت نقصان پہنچتا ہے-

صوبجات متحدہ کی گورنمنٹ نے تعلیم نسوان کے مسئلہ کے ہر پہلو پر غور کرنے کے لئے جو کمیٹی قایم کی تھی اسکی مفصل رپورٹ عام رائے کے اظہار کے لئے شایع کردی گئی ہے لاٹ صاحب نے کمیٹی کی محنت و جانفشانی کا شکریہ ادا کیا ہے-

جرمنی میں کاغذ کے فرش کا رواج بہت بڑھتا جاتا ہے یہ لکڑی کے فرش سے زیادہ سستا پڑتا ہے ملائم اور عمدہ ہوتا ہے اس میں جوڑ نہیں کاغذ لئی کی شکل میں پھیلا کر اسپر رول کیا جاتا ہے اور ایسا رنگ دیا جاتا ہے کہ لکڑی کا معلوم ہونے لگتا ہے-

جاپانی سپاہیوں کے سینہ پر ایک عجیب ریشمی پوسٹ کارڈ لگا ہوتا ہے جس میں انکا پتہ ونشان وغیرہ اور اس شخص کا نام درج ہوتا ہے جنکو وہ اپنی موت کی اطلاع دینا چاہتے ہیں چنانچہ جنگ میں مارے جانے پر تصدیق واقعہ کے لئے پوسٹ کارڈ پر رجمنٹ کی مہر لگاکر جاپان روانہ کردیا جاتا ہے-

روس کے مسلمانوں کا اخبار ترجمان رقمطراز ہے کہ مقام باکو میں ایک اسلامی کالج کھولا گیا ہے جس میں علاوہ دینی تعلیم کے- جسکی میعاد ۸ سال رکھی گئی ہے دنیوی تعلیم بھی ہوگی-

پنجاب یونیورسٹی کے پچھلے جلسہ سینٹ میں منجملہ اور باتوں کے یہ بھی منظور کی گئیں کہ امتحان انٹرنس کے امیدوار کو کم سے کم ۱۵ برس کا ہونا چاہئے- اس سے کم عمر کا امیدوار منظور نہیں کیا جائیگا- اسی امتحان میں فارسی مضمون کے نمبر ایکسو کی بجائے ایکسو بیس کر دئے گئے- انٹرمیڈیٹ امتحان پاس کرنے کو لازم ہوگا کہ تمام مضامین میں کم سے کم ۳۳ فیصدی نمبر پائے جائیں-

زلزلہ زدگان کی امداد کے چندہ کی تعداد پونے نو لاکھ تک پہونچی ہے-

---

مطبوعات مصر

شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام-	عہ ۴ر
تہذیب الکلام مع شرح الکردی فی علم العقاید	عہ ۴ر
فتاوی الغیاثیۃ لمولف بحر الرائق مع فتاوی ابن نجیم للاحناف	عہ ۴ر
تخمیس قصیدۂ بردہ مطبوعہ مصر مجلد	۵ر
الصناعتین فی الکتاب والشعر لابی ہلال العسکری-	عہ ۸ر
الفیہ ابن مالک	۳ر
مجموعہ ست رسایل (الہدیۃ السعدیۃ فیما جری بین الوہابیۃ والاحمدیۃ- الرسالۃ القبوریۃ لابن الجوزی عقیدۃ الغزالی عقیدۃ العزبی الکشف فی غرور الخلق للغزالی الرسالۃ فی الایمان للاشعری	کاغذ سادہ ۲ر / کاغذ سفید جلد اور ختائی ۲ر

المشتہر غلام نبی از قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر آمدنی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۲۴- مئی ۱۹۰۵ء

۱- جماعت بستی دیلم کلاں معرفت میاں نور احمد صاحب (مدرسہ) عہ
۲- محرر کمیٹی مدرسہ (بک ڈپو اپریل ۱۹۰۵ء) معہ

۲۵- مئی ۱۹۰۵ء

۱- منشی گلاب الدین صاحب مدرس رہتاس ضلع جہلم مدرسہ مساکین فنڈ
۲- سید عابد علیشاہ صاحب بدوملہی میگا قربانی فنڈ

۲۶- مئی ۱۹۰۵ء

۱- جماعت جموں معرفت جناب خلیفہ نور الدین صاحب مدرسہ یتامی
۲- سید محمد قاسم صاحب شاہجہانپور مدرسہ قربانی فنڈ
۳- نا معلوم الاسم معرفت حضرت کریم اللہ صاحب مدرسہ
۴- میاں غلام علی راجیکے حال جہوکر کلاں مدرسہ

۲۷- مئی ۱۹۰۵ء

۱- منشی ظہیر احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ چونگی چندوسی مدرسہ ۸ر
۲- محرر کمیٹی منتظمہ تعلیم الاسلام ہائی سکول (بک ڈپو مئی ۱۹۰۵ء) معہ
۳- منشی گوہر علی صاحب ٹریژری اسسٹنٹ مدرسہ عہ
۴- جماعت سیالکوٹ مدرسہ عید فنڈ
۵- شیخ ضیاء اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر مانسہرہ مدرسہ
۶- ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر مدرسہ
۷- منشی وزیر خان صاحب موہن لوٹر برما مدرسہ عہ

۲۹- مئی ۱۹۰۵ء

۱- مولوی فتح الدین صاحب دہرم کوٹ بگہ مدرسہ عہ
۲- منشی غلام محمد صاحب پھلوری شاہپور کنڈی ضلع گورداسپور مدرسہ

۳۰- مئی ۱۹۰۵ء

۱- میاں دلدار علی صاحب قصبہ بلہور ضلع کانپور مدرسہ ملے
۲- محرر کمیٹی مدرسہ بک ڈپو ماہ مئی ۱۹۰۵ء
۳- ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان دار الامان فیس مدرسہ داخلہ فروخت ادویہ شفاخانہ
۴- منشی نادر خانصاحب انسپکٹر ڈولیمن ہیر برٹ افریقہ (مدرسہ) عللہ

۳۱- مئی ۱۹۰۵ء

۱- جماعت دہرم کوٹ بگہ معرفت مولوی فتح دین صاحب قربانی فنڈ

یکم جون ۱۹۰۵ء

۱- جناب مفتی محمد صادق صاحب قادیان دار الامان مدرسہ عہ

۲- جون ۱۹۰۵ء

۱- جماعت احمدیہ پٹیالہ معرفت حافظ نور محمد صاحب مدرسہ قربانی فنڈ

۳- جون ۱۹۰۵ء (۱) منشی برکت علی صاحب الحکم قادیان مدرسہ (۲) منشی گلزار محمد صاحب سب پوسٹماسٹر گڑھ شنکر مدرسہ (۳) جناب مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر دار الامان (قربانی فنڈ) (۴) پرنسپل صاحب کالج قادیان دار الامان داخلہ فیس (۵) مرزا محمد شفیع صاحب سب پوسٹماسٹر ٹھٹھ مدرسہ للعہ-

۵ جون ۱۹۰۵ء (۱) محرر کمیٹی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان دار الامان بک ڈپو ماہ مئی ۱۹۰۵ء
(۲) جماعت قصور معرفت مرزا افضل بیگ صاحب مدرسہ (۳) جماعت سنور معرفت حضرت کریم اللہ صاحب مدرسہ عہ
(۴) میر محمد رشید صاحب قادیان دار الامان ..... مدرسہ
(۵) ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان فیس بورڈنگ مئی ۱۹۰۵ء
(۶) جناب ابو سعید صاحب عرب قادیان دار الامان مدرسہ عہ

مریضو! مولوی حکیم نورالدین صاحب کے مجربات سے فائدہ اٹھاؤ

میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے ایک شفاخانہ کھولنا چاہا ہے جسمیں اصول صحت کی خلاف ورزی کی وجہ سے جو لوگ دکھ اٹھا رہے ہوں ان سے بقدر طاقت ہمدردی کروں میں نے نیپال کا سفر کیا ہے۔ نہ مجھو کسی سادھو اور سنیاسی نے کوئی نسخہ بتایا ہے ہاں مجھے ایک فخر حاصل ہے جو میری رائے میں بہت ہی کم مشتہرین کو حاصل ہوگا۔ اور وہ یہ ہے کہ سالہا سال سے میں مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی ثم القادیانی کے مطب میں ان کے ماتحت اور نگرانی میں ہر قسم کے مریضوں کا علاج حکیم صاحب موصوف کی تجویز اور تفہیم سے کرتا رہا ہوں اور اب تک بھی مجھے یہ فخر حاصل ہے بلکہ خصوصیت کے ساتھ بیرونی مریضوں کی خط و کتابت اور ان کے لئے نسخہ جات کا تجویز کرنا بھی میرے ہی سپرد ہے۔ پس جو لوگ حضرت حکیم الامۃ کے طریق علاج اور آپکی طبی تحقیقات اور واقفیت سے واقف ہیں اور میں جانتا ہوں پنجاب میں کوئی جگہ ہوگی جہاں ایسے واقف۔ کار موجود نہ ہوں انکے لئے اتنا کہدینا کافی ہے میرے تجربہ اور اس دعویٰ کی تصدیق خود مولانا ممدوح کی تحریر سے بھی ہوتی ہے۔ اور اب جو میں نے یہ سلسلہ شروع کیا ہے اسمیں بھی میرا معمول یہی ہوگا کہ امراض عامہ جو اسباب عامہ کے ماتحت ہوتی ہیں کا علاج تو ان ہزار ہا مرتبہ کے آزمودہ اور مجرب نسخوں کے ذریعہ ہوگا جو مولوی صاحب کے مطب میں ہمیشہ مستعمل ہوتے ہیں اور خاص اور قابل غور امراض میں مولوی صاحب ممدوح کے مشورہ سے نسخہ جات تجویز ہوا کریں گے۔ اس بنا پر یہ شفاخانہ جس کا نام **شفاخانہ فضل رحمانی** رکھا گیا ہے میں نے قادیاں میں کھولدیا ہے۔ اس شفاخانہ کے ذریعہ ایک اور عظیم الشان کام بھی کرنا مقصود ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت حکیم الامۃ کی طبی **تحقیقات** اور **مجربات** کو جو ویدک، یونانی، ڈاکٹری، اور ہر قسم کے جدید تجربوں پر مشتمل ہے بذریعہ رسالجات یا کتب کے شائع کیا جاوے۔

سرمہ زنگاری۔ حاذق طبیب مولوی حکیم نورالدین صاحب کا ہزار ہا مریضوں پر آزمایا ہوا آنکھوں کی بہت سی بیماریوں خصوصاً جالا۔ دھند۔ سبل (یعنی آنکھوں میں سرخ ڈوری پڑجانا) ڈھلکا (آنکھوں میں پانی زیادہ آنا) جرب جسمیں پلکوں کی سرخی نمودار ہو وغیرہ کے لئے مفید قیمت فی تولہ عیمہ

سفوف جریان۔ (مرد کو ہو یا عورت کو) چند دن کے استعمال سے آرام۔ خوراک کیلئے ۱۲ — حبوب باؤگولا۔ یہ گولیاں امراض ہسٹیریا بسبب جن ہونے کے اسیب کا وہم رکھنے کی بہت سارے عورتوں کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے قیمت فی ڈبیا عمہ

کھانسی کی گولیاں۔ فی ڈبیا ۸۔ حبوب بواسیر فی ڈبیا ۸۔ حب ضیق النفس قیمت فی ڈبیا عمہ

گولش قیمت فی شیشی ۸۔ مرض اٹھرا کی مجرب دوائی۔ اس سے سیکڑوں عورتوں کو فائدہ ہوتا ہے جن کے بچے بچپن میں مر جاتے ہیں (باؤگولا) میں از بس مفید ہیں عورتیں عموماً اس مرض میں مبتلا ہوتی ہیں اور خرچ کرتے ہیں اور اندر ہی اندر گھل گھل کر مرجاتی ہیں ان کو۔ — آتشک کی گولیاں قیمت فی ڈبیا عیمہ مرہم آتشک۔ فی ڈبیا ۸۔ سفوف سوزاک۔ قیمت سات سفید ثابت ہوگا قیمت فی تولہ ۸۔

عرق عشبہ قیمت فی شیشی عمہ حب طحال قیمت فی ڈبیا ۱۲ فی ڈبیا عیمہ۔ روغن ہلیم قیمت فی شیشی عمہ بال اڑانیکا پوڈر دوائی ناسور۔ قیمت فی ڈبیا کھانے کیلئے عیمہ روغن دافع امراض

خارش کی عجیب دوائی قیمت فی ڈبیا ۸۔

یہ دوائی حکیم حاذق مولوی نورالدین صاحب کی آزمائی ہوئی ہے اس مرض سے تلف ہو جاتے ہیں یہ ...

لاکھو شہادت کی ایک شہادت

میں تصدیق کرتا ہوں کہ فضل الرحمن میرے تجارب سے واقف ہے اور خوب واقف ہے بعض خطرناک بیماریوں نفث الدم اور دق میں اس نے بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور کامیاب ہوا میں امید کرتا ہوں کہ اگر وہ تقویٰ سے کام لیگا تو اسکو خود بھی اور اسکی باعث بہت لوگوں کو نفع پہونچے گا۔ الٰہی میرا گمان سچ ہو۔ آمین

نورالدین

ہر مرض کے لئے دوائی بذریعہ وی پی پارسل بھیجی جاویگی۔ جن امراض کی تشخیص بذریعہ خط و کتابت نہیں ہوسکتی ان کا علاج بجز مریض کے دیکھنے کے نہیں کیا جاوے گا۔

المشتہر

مفتی فضل الرحمن منیجر شفاخانہ فضل رحمانی قادیاں

ہندوستان میں ایک لاثانی کمپنی

کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ بھارت بیمہ کمپنی لاہور ہندوستان بھر میں ایک لاثانی کمپنی ہے بوجوہات مفصلہ ذیل (۱) اسکا کل انتظام دیسیوں کے ہاتھ میں ہے (۲) اس کا سرمایہ دیسی کارخانوں اور تجارت میں لگایا جاتا ہے جس سے اس ملکی تجارت کو فروغ ہوتا اور ملک کو فائدہ پہونچتا ہے (۳) دیسیوں کے ہاتھ میں انتظام ہونے کی وجہ سے اس کمپنی کا خرچ دوسرے غیر ملکی کمپنیوں کے مقابلہ میں بالکل کم ہے اور اس لئے یہ نہایت مضبوط اور مستحکم بنیاد پر قائم ہے (۴) جتنے ممبر اس کمپنی کے انتقال کر چکے ہیں انکے پس ماندگاں کو بلا حیل و حجت کے فوراً بیمہ کا روپیہ ادا کیا گیا ہے چنانچہ تمام ملک کمپنی کی خوش معاملگی اور حق شناسی سے خوب واقف ہے اس کے علاوہ اور بھی کئی خصوصیات اس کمپنی کو حاصل ہیں جو ہندوستانی باشندہ جو کہ اپنی زندگی کا بیمہ کروانے بھارت کی اور کسی کمپنی میں نہیں کرانا چاہئیے۔ آج وقت ہے کہ آپ اس محفوظ ترین کمپنی کے ممبر بنکر اپنے بال بچوں اور دیگر عزیزوں کے لئے ایک معقول رقم چھوڑ جانیکا انتظام کریں ہماری کمپنی کے پراسپکٹس کا سرکاری رپورٹ ہی آپ کو ہمارے دعویٰ کی صحت کا قائل کر دیگا ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ لکھ بھیجئے پراسپکٹس مذکور آپکی خدمت میں بذریعہ ڈاک پہنچ جائیگا۔ **گیان چند منیجر و ایکچواری۔ یا** درخواستیں بنام لاجپت رائے صاحب سکرٹری بھارت بیمہ کمپنی لمیٹیڈ لاہور آنی چاہئیے۔

[illegible]

ہر ابرف بارید بر پر زاغ — نشاید چو سنبل تماشائے باغ

واقعی بڑھاپا دنیا کی خوشیوں کا خاتمہ ہے اور خاص کر جن کے اولاد نہ ہو انکا بڑھاپا تو غضب ڈھاتا ہے آپ بھی اگر مایوسی کی حد تک پہونچ گئے ہوں تو مفصلہ ذیل غور سے پڑھیں۔ شاہی خضاب مثل تیل ہوتا ہے کہ لگایا جاتا ہے بالوں کو دو منٹ میں سیاہ بھنور کر دیتا ہے نہ جلد پر داغ دیتا ہے اور نہ بالوں کو سخت کرتا ہے قیمت عما۔ روح افزا۔ نامردی سستی لاولدی ضعف باہ و دماغ جریان وغیرہ کیواسطے اکسیر ہے پیر کو نوجوان اور نوجوان کو پہلتن بناتا ہے قیمت تین روپیہ فی شیشی۔ روح النساء۔ حیض بقاعدہ کم یا زیادہ دیر بعد یا جلدی تکلیف سے یا بالکل نہ آوے سفید پانی آوے لاولدی ہو یا کوئی سوزش ہو۔ غرضیکہ عورتوں کی سب بیماریوں کے واسطے مجرب ہے قیمت تین روپیہ فی شیشی فرانسیسی گلگونہ چہرہ سے چھریاں چھائیاں۔ سیاہ داغ۔ کیل وغیرہ دور کر کے خوبصورت اجلا بناتا ہے خوبصورتی کیواسطے لازمی ہے قیمت ایک روپیہ۔ گولیاں اور روغن۔ ان کے استعمال سے بال ہمیشہ سیاہ رہتے ہیں اگر کچھ سفید ہو گئے ہوں تو بھی سیاہ ہو جاتے ہیں اور پھر ہمیشہ سیاہ رہتے ہیں۔ قیمت دو روپے بال اڑانیکا تیل۔ بلا کسی تکلیف و خارش دو منٹ میں نازک سے نازک جگہ کے بال بھی دور ہوں قیمت ۸ فی شیشی سرمہ ہمیرا۔ دھند۔ غباری۔ لالی۔ پڑبال۔ پانی جانا و ابتدائی موتیابند کیواسطے اکسیر ہے۔ قیمت دو روپیہ فی تولہ بواسیر۔ خونی۔ بادی۔ جدی یا آتشک سے ہو سے اگر ہوں تو بلا تکلیف گم۔ قیمت دو روپے دمہ۔ کیسا ہی پرانا و سخت دمہ ہو خواہ پھیپھڑے خراب ہو گئے ہوں شرطیہ شفا ہو قیمت تین روپے دوائی آتشک مجرب و اکسیر قیمت تین روپیہ دوائی سوزاک۔ تیر بہدف تین روپے خط و کتابت کا پتہ

ڈاکٹر گدیر سنگھ ایم اے بکرم ہسپتال فیروزپور شہر پنجاب

مقصود ہوگا مگر عام اشتہاری طبیبوں کیطرح نہیں۔

اعلیٰ درجہ کا مقوی اور مصفیٰ سارسا پریلا یعنی عجیب و غریب چار جوہر

لاثانی و حکمی مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک کہنہ چار جوہر کی چاروں شیشی کی دوائیں بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کر کے تمام جلدی، اور خونی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی ہے اور سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت بخشتی ہیں چار سو چار دواؤں کا ست او رجوہر فی شیشی ۸ خوراک چار شیشیوں میں ۳۲ خوراک جو ۳۲ روز کے استعمال کو مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کیلئے صحیح و سالم اور چست و چالاک بنا دیتا ہے شیشی نمبر ۱ جوہر عشبہ وغیرہ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ شیشی نمبر ۴ جوہر چوب چینی وغیرہ چاروں جوہر کا استعمال کنندہ ہیضہ طاعون، کھانسی، بخار چیچک، دستوں سے ہمیشہ محفوظ رہتا ہے۔ آتشک، سوزاک، گٹھیہ، خارشت، داد، گوشت بوڑھا پھنسی، سفید داغ، جذام، کوڑھ، ناسور، مالا، بواسیر، گنج، سو گھنڈی وغیرہ کی فساد دات کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دیتا ہے ۳۲ خوراک کی چاروں شیشیاں ایک ٹین بکس میں مفصل کرکے معہ کتب دکاغذ طریق استعمال کے خریدار کو دی جاتی ہیں قیمت فی بکس ۴ روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۶ آنہ۔ دیر چاہیئے۔ **اکسیر حیات یعنی نمک نباتات** متعدد جڑی بوٹی اور تمام سفید دواؤں، اور میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے۔ اولدرجہ کا مقوی معدہ ہاضم دافع قبض و ریاح و بیچش ہوکر بھوک پیدا کرتا ہے اور خون صالح پیدا کرکے ازسرنو طاقت بخشتا ہے اور کمزوری و نقاہت اطحال اور بخار یا ورم جگر ہو بہت جلد دفع کرکے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنے والا مرد اور عورت دونوں کیلئے والدہ و تناسل کا مادہ پیدا کرنیوالا اور بانجھ عورتوں کو ایک پوری تولہ اس نمک کی استعمال کرکے فضل خدا کا امید وار رہنا چاہیئے قیمت فی شیشی ۶۴ خوراک ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۴ آنہ ہزارہا آدمیوں نے کامل فائدہ حاصل کیا ہے آپ بھی تجربہ کیجئے اور فائدہ اٹھائیے اس معمولی نمک کو بھی یہ نمک امراض ذیل میں حکمی فائدہ بخشتا ہے دائمی قبض بدہضمی، پیٹ میں درد اور نفخ ہونا کمی اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا طحال یعنی تاپ تلی، ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا اور بار بار پاخانہ ہونا، وبائی امراض مثل ہیضہ، تخمہ، پیچش اسہال، درد گردہ، درد قولنج۔ درد کمر، وجع مفاصل یعنی گٹھیہ، درد سر، کھانسی۔ دمہ، ضعف دماغ، ضعف بصارت، کمی باہ یعنی نامردی، جریان یعنی دھات پتلی ہوکر بہنا، سوداوی امراض مثل آتشک سوزاک، اور جلدی امراض مثل خارشت وداد، سفید داغ اور عورتوں کا خون اچھی طرح ماہواری و بادگولہ وغیرہ کو حکمی فائدہ بخشتا ہے بچونکو دانت نکلنے کی حالت میں نہایت ہی مفید ہے دل اور دماغ کو قوت اور فرحت بخشتا ہے طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے۔ فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے خاصکر معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کرکے اسکی اصلی قوت اور حرارت کا محافظ رہتا ہے۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اسکا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے۔ اگر احتیاط اور التزام کیسا تھ ایک پوری اس نمک کی استعمال کیجائے تو قریب ڈیڑھ سیر کے تازہ اور نیا خون اور گوشت عموماً پیدا ہو سکتا ہے جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوت یقیناً پیدا ہوگی۔ یہ امر مسلم ہے کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب سے پیدا ہوتی ہیں اسلئے اسکا نام اکسیر حیات رکھا گیا ہے کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنیسے معدہ میں انتہا درجہ کی قوت حاصل ہوکر کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو فوراً دفع ہوکر انسان موٹا اور تازہ ہو جاتا ہے اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے **طاقت پیدا کرنیکی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت** یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کرکے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے اور دل اور دماغ اور گردہ یعنی اعضائے رئیسہ کی تقویت کیلئے اکسیر ہے فساد ہزاروں کام کو قطعاً بند کرکے دل و دماغ میں لہو جگر کی طاقت پیدا کرتی ہے۔ تقویت بصارت و حافظہ و ذکاوت کیلئے سریع التاثیر ہے قیمت فی بکس جسمیں ۲۰ خوراک دوا رہتی ہے پانچ روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۱۲ آنہ **گٹھیہ کی اکسیر دوا یعنی روغن اوجاع** کیسی ہی سخت تکلیف دہ گٹھیہ یا عرق النسا یا درد کمر یا درد شانہ ہو چند روز اس تیل کی مالش سے درد اور ورم اور تمام تکلیفات بالکل دفع ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۶ آنہ **آنکھوں کیلئے کی روشنی یعنی سرمہ نوری** اصلی ممیرا اور ایک سو مفید دستوی ادویات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے۔ جالا، پھولا، دھند، غبار، ناخونہ، رتوندی، پڑبال، کھجلی، پانی بہنا، سرخی چشم، درد، ڈھلک وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کرکے آنکھوں میں نوجوان کیطرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کیلئے قائم کر دیتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۶ آنہ۔ **دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن۔** دانت اور آنکھ ایسی چیز ہیں کہ جو زندگی کا حظ ہے اگر انمیں کوئی خرابی آئی تو پھر زندگی کا لطف نہیں اسلئے ہر شخص پر انکی درستی اور حفاظت نہایت ضروری اور لازمی ہے اس منجن کو آپ چند روز ملیئے پھر دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کو دیکھیئے کیسا ہی درد ہو فوراً دفع ہو جائیگا اور تمام دانت موتی کیطرح چمکنے لگیں گے۔ دانتوں کو ٹوٹنے سے اور مسوڑھوں کی ورم اور درد اور بدبو کو منہ اور ہونٹھ و زبان کو ناسور کی دفعیہ کیلئے یہ منجن اکسیر ہے قیمت فی بکس ۴ آنہ پیکنگ و محصولڈاک ۵ آنہ **علاوہ** ازیں آتشک سوزاک، جریان، پیچش، اسہال، کھانسی، دمہ، بواسیر، ریکہ، مثانہ، طحال، خارشت، اختلاج قلب، سفید داغ، دمہ، بہرہ پن کی دوا، زخم پھوڑے کیلئے مرہم اور نیز مخصوص عورتوں کیلئے ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں جنکا تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کیساتھ ہو رہا ہے۔ ۱۰ ویسہ کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اپنی دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمایئے جسمیں کل دواؤں کی تفصیل حالات معہ طریق استعمال سرٹیفکیٹ وغیرہ کی درج ہیں آپ اپنا نام اور پتہ نام ڈاکخانہ خوب صاف لکھیئے اور اگر ریلوے سٹیشن قریب ہو تو اسکو بھی لکھیئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔

شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال مقیم گنج شہر بنارس۔ نوٹ۔ ہمکو مندرجہ بالا دواؤں کی فروخت کیلئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو صاحب چاہیں خط لکھیں

کارخانہ احمدی راحت روح عطریات

یہ کارخانہ قنوج میں قدیم ہے۔ بلحاظ تغیرات زمانہ اور کارخانہ کثرت سے ہوگئے بلحاظ قدامت اب اسے ترقی دیگئی ہے اور عطر و تیل وغیرہ لوازمات صفائی سے تیار کئے جاتے ہیں اور خوش معاملگی سے کارخانہ انجام دیتا ہے۔ شایقین بطور نمونہ ضرور طلب کریں۔

راقم محمد عبد اللہ سعد اللہ تاجران عطر قنوج

نئی شرط

اس کارخانہ نے اشتہاری دہوکے سے بچانیکی تجویز کی ہے کہ ہر دوا کا نمونہ کارڈ آنے پر بلا محصول بھیجا جاوے **سرمہ سلیمانی** یہ امراض چشم کا جانی دشمن ہے جسکے صرف چند روز کی استعمال سے جالا، پھولا، دھند، آنکھوں سے پانی بہنا، نزول الماء وغیرہ کو فوراً دفع کرتا ہے۔ آزمائش ضرور کیجئے۔ بعدہ طلب کرنا قیمت فی تولہ ۲ روپیہ **سنون دندان** جسکے استعمال سے دانت مع خواہ مسوڑھی کا کیسا ہی بتیاب کر دہ درد ہو یا دردہ ہو یا مسوڑہ ورم کر گیا ہو یا دانتوں سے خون جاری ہو فوراً دفع کرتا ہے اور جملہ امراض دفع ہوکر دانت مثل موتی کے چمکتے ہیں قیمت فی بکس ۴ آنہ **پوڈر بالصفا** یہ پوڈر دیگر پوڈروں کی طرح نہیں بلکہ جلد کو خراب کرتا ہے اور نہ جلن کرتا ہے بلکہ جابجا استعمال نہایت نرم اور صاف ہو جاتی ہے اور تین منٹ میں فارغ کر دیتا ہے اسکا کام ہے قیمت ۸ آنہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و حکیم محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ بمقام مدرسہ گنج ضلع دہلی

ایک نظر ادھر بھی

یہ کارخانہ عطر و تیل کا عرصہ دراز سے جاری ہے مفصل فہرست طلب کرنیسے روانہ ہوگی۔ تاکارتیل۔ یہ تیل ہمارے کارخانہ کا ایجاد ہے بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ سر اور آنکھوں درد سر کیلئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی ۸ آنہ محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر مینیجر کارخانہ فرحت افزا نسیم قنوج

---

۲ نومبر احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی اینڈ سنز مالک کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

خدا تعالے نے اوّل آپ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یتیم کیا اور یتیمی کے تمام مصائب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر وارد کئے - اور پہر بعد مصائب کے پناہ دی - پس اوٰی کے لفظ مین شرط ہے - کہ جسکو پناہ دی جائے وہ اوّل کچھہ مصیبتین اوٹہا چکا ہو - یہی فقرہ وحی الہٰی کا ہے - جس کے معنے مفسد طبع لوگون نے اپنی قدیم عادت کے موافق یہ بنا ئے کہ گویا خدا نے یہ فرمایا تہا کہ قادیان مین طاعون سے کوئی نہین مرے گا اب اسکے بجز اسکے ہم کیا کہین - کہ لعنۃ اللہ علے الکاذبین - اور یاد رہے کہ پیسہ اخبار والے کو تو حق سے قدیم بغض ہے - اور خلاف واقعہ لکہنا اور اپنی طرف سے بات بنانا اس کی عادت ہے ٭ اور مین اس بارہ مین مدت ہوئی - چند کتابین شایع کر چکا ہون اور عام طور پر بتلا چکا ہون - کہ ایسی کوئی مجہے وحی نہین ہوئی جس کے یہہ معنی ہون - کہ قادیان مین طاعون ہرگز نہین پڑے گی - اب اگر آپ کا دعوے ہو - کہ ضرور مین نے ایسی کوئی پیشگوئی شایع کی تہی - تو اسکو پیش کرنا چاہئے - مین حلفاً کہتا ہون کہ مین نے ایسی کوئی وحی شایع نہین کی - جس کے یہ معنے ہون - کہ قادیان مین طاعون نہین پڑے گی اب اگر کوئی کہے - کہ شایع کی تہی - تو بجز اس کے کیا جواب دون - کہ لعنت اللہ علے الکاذبین - پھر یہ دوسرا اعتراض کہ مریدون کے لئے یہ وحی شایع کی تہی - کہ ان مین سے کوئی نہین مرے گا - یہ بہی سراسر جہوٹ اور افترا ہے - صرف یہ وحی الٰہی شایع کی تہی - اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ یعنے جو لوگ ایمان لائے - اور کسی قسم کا ظلم اور قصور اُن کے ایمان مین نہ تہا - وہ امن مین رہین گے - پس مین خدا تعالےٰ کی قسم کہا کر کہہ سکتا ہون - کہ ایک بہی ایسے مریدون مین سے طاعون سے نہین مرا - باقی

وہ لوگ جو کچہہ کچہہ دنیا داری کا زنگ اپنے اندر رکہتے ہین اور اون کا میرے ساتہہ وہ پاک تعلق نہین جو ظلم اور قصور سے ان کو مبرّہ کرے - یہ پیشگوئی اون کی ذمہ دار نہین - ابہی بہت تہوڑے ہین - جو شخص مجہہ سے سچی محبت رکہتا ہے - اور مین بہی اس سے محبت رکہتا ہون - اور نفسانی اغراض سے پاک ہے - اور وفا اور صدق کامل طور پر رکہتا ہے اور ٹہوکر کہانے والا مادہ اپنے اندر نہین رکہتا اور متقی ہے اور کسی ابتلا کی وقت مرتد ہونے کے لئے تیار نہین اور میری عظمت اور مرتبہ کو سمجہتا ہے اور کوئی شک وشبہ اپنے اندر نہین رکہتا اور نہ کسی ابتلا کے وقت شبہ پیدا ہونیکا خانہ اس کے دل مین موجود ہے وہ ضرور طاعون سے بچایا جائے گا کیونکہ ایک قسم کا مجہہ سے اتحاد رکہتا ہے - مگر بہت سے ایسے لوگ ہین کہ کہتے ہین کہ ہم مرید ہین مگر وہ مرید نہین - وہ پورے زور سے تقویٰ کی راہون پر قدم نہین مارتے اور دنیا کے گندون کے اندر ہین اور پورے صدق سے مجہہ سے تعلق نہین رکہتے ایک اونکے ابتلا کے وقت مین دیکہتا ہون - کہ وہ گرے وہ گرے - پس درحقیقت اون کو مجہہ سے تعلق نہین اور نہ مجہے اون سے تعلق - اور اگر وہ قیامت کو بہی میرے پاس آوین - تو مجہے کہنا پڑیگا - کہ مجہہ سے دور رہو کہ مین تمہین شناخت نہین کرتا - ہان ایسے بہی ہین کہ گو طاعون سے بوجہ عدم کمال تام کے فوت ہوجائین یعنی اون مین شرائط متذکرہ بالا پورے طور متحقق نہ ہون مگر شہیدون مین لکہے جائینگے اور طاعون انکے بہشت کا ذریعہ ہوجائیگا کیونکہ ایک حصہ صدق کا اون مین ہے جو کامل نہین -

اعتراض پنجم ۵ مسماۃ محمدی کو دوسرا شخص نکاح کرکے لے گیا - اور وہ دوسری جگہ بیاہی گئی -

الجواب وحی الٰہی مین یہ نہین تہا - کہ دوسری جگہ بیاہی نہین جائے گی - بلکہ یہ تہا کہ ضرور ہے کہ اوّل دوسری جگہ بیاہی جائے سو یہ ایک پیشگوئی کا حصہ تہا کہ دوسری جگہ بیاہی جانے سے پورا ہوا - الہام الٰہی کے یہ لفظ ہین سیکفیکھم اللہ ویردھا الیک یعنی خدا تیرے ان مخالفون کا مقابلہ کرے گا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جائے گی خدا پہر اوسکو تیری طرف لائے گا - جاننا چاہئے کہ ردّ کے معنے عربی زبان مین یہ ہین کہ ایک چیز ایک جگہ ہے اور وہان سے نکلی جاوے اور پہر واپس لائی جاوے - پس چونکہ محمدی ہمارے اقارب مین سے بلکہ قریب خاندان مین سے تہی یعنی میرے چچا زاد ہمشیرہ کی لڑکی تہی اور دوسری طرف قریب مین ماموں زاد بہائی کی لڑکی تہی - یعنی احمد بیگ کی - پس اس صورت مین ردّ کے معنی اوسپر مطابق آئے کہ پہلے وہ ہمارے پاس تہی - اور پہر وہ چلی گئی اور قصبہ پٹی مین بیاہی گئی - اور وعدہ یہ ہے کہ پھر وہ

نکاح کے تعلق سے واپس آئے گی سو ایسا ہی ہوگا مگر چونکہ آتہم کی پیشگوئی کی طرح یہ بہی شرطی پیشگوئی ہے - اس لئے کسی میعاد سے اسکو تعلق نہین - اور اس کے ظہور کا منتظر رہنا چاہئے - اور اگر کوئی یہ کہے کہ ردّ کے یہ معنی نہین تو بجز اس کے کیا کہین کہ لعنت اللہ علے الکاذبین -

بے شک یہ سچ ہے کہ میعاد اس شرطی پیشگوئی کی گذر گئی - مگر شرطی پیشگوئی میعاد کے گذرنے سے باطل نہین ہوتی - بلکہ وعید کی پیشگوئیان جو کسی کی عذاب کے متعلق ہون - با وجود نہ ہونے کسی شرط کے اصل میعاد سے متاخر ہوسکتے ہین - جیساکہ یونس نبی کی پیشگوئی متاخر ہوگئی - اس مین راز یہ ہے کہ خدائے کریم کا تمام نبیون کی زبانی وعدہ ہے کہ جس بلا کا اس نے ارادہ کسی کی نسبت کیا ہے - خواہ پیشگوئی کے پیرایہ مین خواہ کسی اور طرح - وہ اس بلا کو توبہ اور صدقہ اور خیرات کیوجہ سے ٹال سکتا ہے - یا اس مین تاخیر ڈال سکتا ہے اسپر تمام نبیون کا اتفاق ہے - اور منکر اسکا کافر ہے پس یہ اعتراض اعتراض نہین ہے بلکہ جہالت ہے خصوصاً جس حالت مین پیشگوئی کی ایک شاخ پوری ہوچکی ہے یعنی محمدی کا باپ جس کی موت اس پیشگوئی مین داخل تہی - میعاد کے اندر مرچکا - پس یہ تو محل تصدیق ہے - نہ جائے اعتراض اور دوسرے شخص کی موت مین تاخیر اسی وجہ سے ہوئی کہ اسی پیشگوئی سے ایک بڑی موت فریق ثانی کے بزرگ کی - یعنے احمد بیگ کی میعاد مقررہ کے اندر وقوع مین آگئی - اور ماسوا اس کے ان کے دلون مین سخت خوف ڈالدیا کیونکہ جب کہ دو شخص پیشگوئی کے زد مین تہے اور ایک اون مین سے میعاد کے اندر مرگیا - تو یہ بات ایک طبعی امر تہا - کہ دوسرے شخص اور اسکے اقارب کو خوف دامنگیر ہوجاتا پس وہی خوف قرآن شریف کے وعدہ کے مطابق تاخیر بلا کا موجب ہوا - اور جیساکہ وعید کی پیشگوئیون مین ہے - کسی حد تک تاخیر ہوگئی - کیونکہ خوف کے وقت خدا تعالےٰ بلا کو جسکا ارادہ کیا گیا ہے ٹالدیتا ہے - یا تاخیر مین ڈالدیتا ہے -

۵ آپنے فرمایا تہا کہ وہ ملعون مردار ہوکر مرجائے گا - یا وہ جگہ آپ کے ہاتہہ آئے گی - مگر ابتک کوئی بات ظہور مین نہ آئی -

الجواب - مین اس اعتراض کو سمجہا نہین - آپ اس ملعون کا نام لین - مجہے بالکل معلوم نہین کہ آپ کیا کہہ رہے ہین وہ جگہ کونسی ہے اور وہ مند کون اور الہام کون سا ہے - اس کی تشریح آپکے ذمہ ہے -

مکرّر اس قدر لکہنے کی ضرورت ہوئی کہ مینے پیسہ اخبار والے کو ناحق طور پر سرزنش نہین کی - بلکہ اس نے قادیان کی نسبت ایک لمبی فہرست دی تہی - کہ اتنے آدمی طاعون سے فوت ہوگئے ہین حالانکہ اس فہرست مین بہت

سے خلاف واقعہ اموات درج ہین - اس سے انکار نہین ہوسکتا - کہ کسی دوسرے وقت مین کچہہ وارداتین طاعون کی قادیان مین بہی ہوئین تہین - مگر نہ اس قدر جس پر پیسہ اخبار نے شور مچایا تہا - اور ضرور تہا کہ کسی قدر قادیان مین طاعون کی وارداتین ہوتین تا پیشگوئی پوری ہوتی یہ آپ نے کس کے منہ سے سن لیا کہ کوئی الہام مینے ایسا شائع کیا تہا کہ قادیان مین کوئی واردات طاعون نہین ہوگی اور آپکا یہ کہنا کہ قادیان کی نسبت شکارپور دارالامان ہے - یہ خدا تعالےٰ کے مقابلہ پر ہنسی اور گستاخی ہے معلوم نہین کہ آئندہ شکارپور کی نسبت کیا قہر الٰہی مخفی ہے کہ یہ گستاخی کے کلمات آپ کے منہ سے نکل گئے اور یہ آپ کا کہنا کہ اب قادیان مین صرف ۳۰۰ سو آدمی کی آبادی باقی ہے یہ آپ کو کس نے سنایا - لعنت اللہ علے الکاذبین - قادیان کی آبادی قدیم سے ۳ ہزار سے کچہہ تہوڑی ہے اور اب بہی اسی قدر ہے کوئی اس قصبہ کے اندر داخل ہوکر نہین خیال کرسکتا کہ ایک بہی مرا ہے -

الراقم

خاکسار میرزا غلام احمد - مورخہ ۳۰ - جون ۱۹۰۵ء

دارالامان کا ہفتہ

[چونکہ اخبار ۲ - جولائی ۱۹۰۵ء کو ختم ہوا ہے اسلئے اس تاریخ تک کی ضروری خبرین درج کردی ہین - ایڈیٹر -]

۱ - اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے خیریت سے ہین اور تصنیف اور دعا مین لگے ہوئے ہین - ۳۰ - جون کو آپ فرماتے تہے کہ اب بہت جلد قادیان چلے جانے کا ارادہ ہے ہین صرف اس امر کا منتظر ہون کہ ذرا بارش ہوجاوے یکم جولائی کی شب کو بارش کا آغاز ہوا - ۲ - جولائی کی صبح کو اعلیٰ حضرت نے کوچ کا حکم دیدیا چنانچہ ظہر کی نماز پڑہ کر حضرت اقدس خیریت اور خدا کے فضل کے ساتہہ واپس قادیان آگئے - باغ مین جو چہل پہل تہی + وہ اب قادیان مین ہے - احمدی محلہ مین خوب رونق ہوگئی ہے -

۲ - بزرگان ملت کی صحت بہی الحمد للہ بہت اچہی ہے حضرت اقدس کے ہمراہ کل قافلہ واپس آگیا -

۳ - ہفتہ زیر اشاعت مین خفیف زلزلہ محسوس ہوا -

۴ - ۳۰ - جون ۱۹۰۵ء کا دن عجیب دن تہا - حضرت حکیم الامۃ کے خلف الرشید عبد الحی کی ختم قرآن کی تقریب تہی - جمعہ کو بعد حضرت مخدوم الملۃ نے حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد سلمہ اللہ احد کے چند دعائیہ اشعار جو انہون نے اس تقریب پر لکہے تہے اور جو الحکم مین دوسری جگہ درج ہین پڑہ کر سنائے - خاکسار ایڈیٹر الحکم نے ہنکو چہاپ کر اسی روز تقسیم کردیا تہا - پہر منشی عبد الرحیم صاحب نے اکو نہ نے پوربی زبان مین مبارکباد پڑہی اور محمد یحییٰ نام طالبعلم نے اپنی نظم سنائی + اسکے بعد حاضرین مین مٹہائی تقسیم ہوئی - اور پہر نماز جمعہ پڑہی گئی - خطبہ مین حضرت مخدوم الملۃ نے بتایا کہ ہم کبہی بہی دنیا کے لئے کوئی خوشی نہین کرتے اور نہ اس کی ضرورت ہے بلکہ یہ خوشی کا اظہار محض اسلئے ہے کہ یہ بچہ اللہ تعالیٰ کی ایک

٭ پیسہ اخبار کا خلاف واقعہ لکہنے کا یہ نمونہ کافی ہے - کہ قادیان مین بعض اموات جو اور اور بیماریون سے ہوئی تہین - اس نے طاعون مین داخل کردین اور ایک شخص کتے کے کاٹنے سے مرا تہا - وہ بہی طاعونی موت قرار دی اور اس طرح پر طاعون کی وارداتین زیادہ دکہلائی تہین ورنہ اردگرد کے دیہات کی نسبت اسقدر قادیان مین طاعون کم رہی ہے - کہ گویا نہین ہوئی - اور قادیان مین قدیم سے آبادی تین ہزار سے زیادہ نہین - بلکہ کم ہے یہ کس دروغگو کے منہ سے نکلا ہے - کہ اب صرف تین سو باقی ہین - پیسہ اخبار کی باربار کی خلاف بیانی اور عوام کو دہوکہ دینے کی نسبت بجز اسکے ہم کچہہ نہین کہہ سکتے کہ لعنت اللہ علے الکاذبین اس نے یہ بہی خلاف واقعہ لکہا کہ فلان فلان آدمی طاعون سے مرگئے - حالانکہ اون کو طاعون ہوئی اور نہ وہ مرے - بلکہ ابتک زندہ موجود ہین - منہ

تفسیر القرآن من مسیح الزمان

گذشتہ اشاعت سے آگے

اور جو زندگی خدا کے ساتھ ہوتی ہے اور جو پاک زندگی کے نتائج ہوتے ہیں وہ اوس سے بے نصیب ہیں پس تم یاد رکھو کہ بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہیں آ سکتے اور نہ روح القدس تمہیں ملسکتا ہے مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں کیونکہ وہی گناہ سے نجات پاوینگے مبارک تم جبکہ تمہیں یقین کی دولت [illegible] سکے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہوگا گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے کیا تم ایسے سوراخ میں ہاتھ ڈال سکتے ہو جس میں تم ایک سخت زہریلہ سانپ کو دیکھ رہے ہو کیا تم ایسی جگہ کھڑے رہ سکتے ہو جس جگہ کسی کوہ آتش افشان سے پتھر برستے ہیں یا بجلی پڑتی ہے یا ایک خونخوار شیر کے حملہ کرنے کی جگہ ہے یا ایک ایسی جگہ ہے جہان ایک مہلک طاعون نسل انسان کو معدوم کر رہی ہے۔ پھر اگر تمہیں خدا پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ سانپ پر یا بجلی پر یا شیر پر یا طاعون پر تو ممکن نہیں کہ اسکے مقابل پر تم نافرمانی کرکے سزا کی راہ اختیار کر سکو یا صدق و وفا کا اس سے تعلق توڑ سکو۔

اے وے لوگو جو نیکی اور راستبازی کیلئے بلائے گئے ہو تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اوسوقت تم میں پیدا ہوگی اور اُسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جب کہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے شاید تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دہوکا لگا ہوا ہے یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں کیونکہ اوس کے لوازم حاصل نہیں وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے تم ایسا قدم آگے نہیں اُٹھاتے جو اُٹھانا چاہیے تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہیے خود سوچلو کہ جسکو یقین ہے کہ فلان سوراخ میں سانپ ہے وہ اس سوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے اور جسکو یقین ہے کہ اسکے کھانے میں زہر ہے وہ اس کھانیکو کب کھاتا ہے اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے کہ اس فلان بن میں ایک ہزار خون خوار شیر ہے اوسکا قدم کیونکر بے احتیاطی و غفلت سے اوس بن کی طرف اُٹھ سکتا ہے سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا اور جبکہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو تو کیونکر اوس آگ میں اپنے تئیں ڈال سکتے ہو اور یقین کی دیوارین آسمان تک ہیں شیطان اُنپر چڑھ نہیں سکتا ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا۔ یقین دکھ اُٹھانے کی قوت دیتا ہے یہانتک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اُتارتا ہے اور فقیری کا جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دکھ کو سہل کر دیتا ہے یقین خدا کو دیکھتا ہے ہر ایک کفارہ جھوٹا ہے اور ہر ایک فدیہ باطل ہے۔ اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی اور خدا تک پہونچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق و ثبات آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے ہر ایک مذہب جو یقینی وسائل سے خدا کو دکھا نہیں سکتا وہ جھوٹا ہے ہر ایک مذہب جسمیں بجز پُرانے قصوں کے اور کچھ نہیں وہ جھوٹا ہے۔ خدا جیسے پہلے تھا وہ اب بھی ہے اور اسکی قدرتیں جیسی پہلے تھیں وہ اب بھی ہیں اور اُسکا نشان دکھلانے پر جیسا کہ پہلے اقتدار تھا وہ اب بھی ہے پھر تم کیون صرف قصوں پر راضی ہوتے ہو وہ مذہب ہلاک شدہ ہے جس کے معجزات صرف قصے ہیں جسکی پیشگوئیان صرف قصے ہیں اور وہ جماعت ہلاک شدہ ہے جسپر خدا نازل نہیں ہوا اور جو یقین کے ذریعہ سے خدا کے ہاتھ سے پاک نہیں ہوئی جس طرح انسان نفسانی لذات کا سامان دیکھ کر اُنکی طرف کھینچا جاتا ہے اسی طرح انسان جب روحانی لذات یقین کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے تو وہ خدا کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اسکا حسن اسکو ایسا مست کر دیتا ہے کہ دوسری تمام چیزیں اوسکو سراسر ردی دکھائی دیتی ہیں اور انسان اسی وقت گناہ سے مخلصی پاتا ہے جبکہ وہ خدا اور اسکے جبروت اور جزا سزا پر یقینی طور پر اطلاع پاتا ہے ہر ایک بیباکی کی جڑ بیخبری ہے جو شخص خدا کی یقینی معرفت سے کوئی حصہ لیتا ہے وہ بیباک نہیں رہ سکتا۔ اگر گھر کا مالک جانتا ہے کہ ایک پُرزور سیلاب نے اسکے گھر کیطرف رُخ کیا ہے اور یا اسکے گھر کے اردگرد آگ لگ چکی ہے اور صرف ایک ذرا سی جگہ باقی ہے تو وہ اس گھر میں ٹھہر نہیں سکتا۔ تو پھر تم خدا کی جزا سزا کے یقین کا دعوے کرکے کیونکر اپنی خطرناک حالت پر ٹھہر رہے ہو سو تم آنکھیں کہولو اور خدا کے اوس قانون کو دیکھو جو تمام دنیا میں پایا جاتا ہے چوہے مت بنو جو نیچے کی طرف جاتے ہیں بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو جو آسمان کے فضا کو اپنے لئے پسند کرتا ہے تم توبہ کی بیعت کرکے پھر گناہ پر قایم نہ رہو اور سانپ کی طرح مت بنو جو کہال اُتار کر پھر بھی سانپ ہی رہتا ہے موت کو یاد رکھو کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے اور تم اوس سے بے خبر ہو۔ کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے مگر تم اس نعمت کو کیونکر پا سکو اسکا جواب خود خدا نے دیا ہے جہان قرآن میں فرماتا ہے واستعینوا بالصبر و الصلوٰۃ یعنے نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو نماز کیا چیز ہے وہ دعا ہے جو تسبیح تحمید تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ انکی نماز اور انکا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو تا ہو کہ تمہارے دلوں پر اُس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو پنجگانہ نمازیں کیا چیز ہیں وہ تمہارے مختلف حالات کا فوٹو ہے تمہاری زندگی کے لازم حال پانچ تغیر ہیں۔ جو بلا کے وقت تمپر وارد ہوتے ہیں اور تمہاری فطرت کے لئے اون کا وارد ہونا ضروری ہے

(۱) پہلے جبکہ تم مطلع کئے جاتے ہو کہ تمپر ایک بلا آنے والی ہے مثلاً جیسے تمہارے نام عدالت سے ایک وارنٹ جاری ہوا یہ پہلی حالت ہے جس نے تمہاری تسلی اور خوشحالی میں خلل ڈالا سو یہ حالت زوال کے وقت سے مشابہ ہے کیونکہ اس سے تمہاری خوشحالی میں زوال آنا شروع ہوا اسکے مقابل پر نماز ظہر متعین ہوئی جسکا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے۔

(۲) دوسرا تغیر اوسوقت تمپر آتا ہے جبکہ تم بلا کے محل سے بہت نزدیک کئے جاتے ہو مثلاً جبکہ تم بذریعہ وارنٹ گرفتار ہو کر حاکم کے سامنے پیش ہوتے ہو یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارا خوف سے خون خشک ہو جاتا ہے اور تسلی کا نور تم سے رخصت ہونیکو ہوتا ہے سو یہ حالت تمہاری اوسوقت سے مشابہ ہے جبکہ آفتاب سے نور کم ہو جاتا ہے اور نظر اوسپر جم سکتی ہے اور صریح نظر آتا ہے کہ اب اسکا غروب نزدیک ہے۔ اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عصر مقرر ہوئی۔

(۳) تیسرا تغیر تم پر اوسوقت آتا ہے جو اس بلا سے رہائی پانے کی بکلی امید منقطع ہو جاتی ہے مثلاً جیسے تمہارے نام فرد قرارداد جرم لکھی جاتی ہے اور مخالفانہ گواہ تمہاری ہلاکت کے لئے گذر جاتے ہیں یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارے حواس خطا ہو جاتے ہیں اور تم اپنے تئیں ایک قیدی سمجھنے لگتے ہو سو یہ حالت اوسوقت سے مشابہ ہے جبکہ آفتاب غروب ہو جاتا ہے اور تمام امیدیں دن کی روشنی کی ختم ہو جاتی ہیں اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز مغرب مقرر ہے۔

(۴) چوتھا تغیر اسوقت تمپر آتا ہے کہ جب بلا تمپر وارد ہی ہو جاتی ہے اور اسکی سخت تاریکی تمپر احاطہ کر لیتی ہے مثلاً جبکہ فرد قرارداد جرم اور شہادتوں کے بعد حکم سزا تمکو سنایا جاتا ہے اور قید کے لئے ایک پولیس مین کے تم حوالہ کئے جاتے ہو سو یہ حالت اسوقت سے مشابہ ہے جبکہ رات پڑ جاتی ہے اور ایک سخت اندھیرہ پڑ جاتا ہے اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عشا مقرر ہے۔

(۵) پھر جبکہ تم ایک مدت تک اس مصیبت کی تاریکی میں بسر کرتے ہو تو پھر آخر خدا کا رحم تمپر جوش مارتا ہے اور تمہیں اوس تاریکی سے نجات دیتا ہے مثلاً جیسے تاریکی کے بعد پھر آخر کار صبح نکلتی ہے اور پھر وہی روشنی دن کی اپنی چمک کے ساتھ ظاہر ہو جاتی ہے سو اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز فجر مقرر ہے اور خدا نے تمہارے فطرتی تغیرات میں پانچ حالتیں دیکھکر پانچ نمازیں تمہارے لئے مقرر کیں اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ یہ نمازیں خاص تمہارے نفس کے فائدہ کے لئے ہیں پس اگر تم چاہتے ہو کہ ان بلاؤں سے بچے رہو تو تم پنجگانہ نمازوں کو ترک نکرو کہ تمہاری اندرونی اور روحانی تغیرات کا ظل ہیں نماز میں آنے والی بلاؤں کا علاج ہے تم نہیں جانتے کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کے قضا و قدر تمہارے لئے لائیگا پس قبل اسکے جو دن چڑھے تم اپنے مولیٰ کی جناب میں تضرع کرو کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا دن چڑھے۔

اے امیرو اور بادشاہو!! و دولت مندو!!

آپ لوگوں میں ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں جو خدا سے ڈرتے اور اسکی تمام راہوں میں راستباز ہیں اکثر ایسے ہیں کہ دنیا کے ملک اور دنیا کے املاک سے دل لگاتے ہیں اور پھر اسی میں عمر بسر کر لیتے ہیں اور موت کو یاد نہیں رکھتے۔ ہر ایک امیر جو نماز نہیں پڑھتا اور خدا سے لاپرواہ ہے اوس کے تمام نوکروں چاکروں کا گناہ اوسکی گردن پر ہے ہر ایک امیر جو شراب پیتا ہے اُس کی گردن پر ان لوگوں کا بھی گناہ ہے جو اس کے ماتحت ہو کر شراب میں شریک ہیں۔ اے عقلمندو!! دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں تم سنبھل جاؤ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون۔ گانجا۔ چرس۔ بھنگ۔ تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے سو تم اس سے بچو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیون ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی

اس دنیا سے کوچ کرتے جاتے ہیں اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔ پس نیک انسان بن جاؤ تا تمہاری عمرین زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بدخلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ خدا یا اس کے بندوں کی ہمدردی سے لاپروا ہونا لعنتی زندگی ہے ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسان کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائیگا جیسا کہ فقیر بلکہ اس سے زیادہ۔ پس کیا بدقسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلی خدا سے مونہہ پھیر لیتا ہے اور خدا کے حرام کو ایسی بیباکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اس کے لئے حلال ہے غصہ کی حالت میں دیوانوں کیطرح کسی کو گالی کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور شہوات کے جوش میں بیحیائی کے طریقوں کو انتہا تک پہونچا دیتا ہے سو وہ سچی خوشحالی کو نہیں پائے گا یہانتک کہ مریگا۔ اے عزیزو تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گذر چکی سو اپنے مولی کو ناراض مت کرو ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے پس تم سوچلو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھیر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا۔

اور وہ خود تمہاری حفاظت کریگا اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائیگا ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بیقراری سے زندگی بسر کرو گے اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتھ گذرینگے خدا اون لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اوس کے ساتھ ہو جاتے ہیں سو خدا کی طرف آ جاؤ اور ہر ایک مخالفت اوس کی چھوڑ دو اور اوس کے فرائض میں سستی نہ کرو اور اوس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات کی ہے۔

اے علماء اسلام میری تکذیب میں جلدی مت کرو کہ بہت اسرار ایسے ہوتے ہیں کہ انسان جلدی سے سمجھ نہیں سکتا۔ بات کو سنکر اسی وقت رد کرنیکے لئے تیار مت ہو جاؤ کہ یہ تقوے کا طریق نہیں ہے اگر تم میں بعض غلطیاں نہ ہوتیں اور اگر تم نے بعض احادیث کے الٹے معنے نہ سمجھے ہوتے تو مسیح موعود کا جو حکم ہے آنا ہی لغو تھا تم سے پہلے یہ عبرت کی جگہ موجود ہے کہ جس بات پر تم نے زور مارا ہے اور جس جگہ تم نے قدم رکھا ہے اسی جگہ یہودیوں نے رکھا تھا یعنے جیسا کہ تم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کے منتظر ہو وہ بھی الیاس نبی کے دوبارہ آنے کے منتظر تھے اور کہتے تھے کہ مسیح تب آئے گا جب کہ پہلے الیاس نبی جو آسمان پر اوٹھایا گیا دوبارہ دنیا میں آجائے گا اور جو شخص الیاس کے دوبارہ آنے سے پہلے مسیح ہونیکا دعوے کرے وہ جھوٹا ہے اور وہ نہ صرف احادیث کی رو سے ایسا خیال رکھتے تھے بلکہ خدا کی کتاب کو جو صحیفہ ملاکی نبی ہے اس ثبوت میں پیش کرتے تھے لیکن جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے اپنی نسبت یہودیوں کے موعود مسیح ہونیکا دعوےٰ کر دیا اور الیاس آسمان سے نہ اترا جو اوس دعوےٰ کی شرط تھی تو یہ تمام عقیدے یہودیوں کے باطل ثابت ہو گئے اور وہ جو یہودیوں کے خیال میں تھا کہ ایلیا نبی بجسمہ العنصری آسمان سے نازل ہوگا اسکے آخرکار یہ معنے کھلے کہ الیاس کی خو اور طبیعت پر کوئی دوسرا شخص ظاہر ہو جائیگا اور یہ معنے حضرت عیسےٰ نے خود بیان فرمائے جنکو دوبارہ آسمان سے اتار رہے ہو۔ پس تم کیوں ایسی جگہ ٹھوکر کہاتے ہو جس جگہ تم سے پہلے یہود ٹھوکر کہا چکے ہیں تمہارے ملک میں ہزارہا یہودی موجود ہیں تم اونکو پوچھکر دیکھلو کہ کیا یہود کا یہی اعتقاد نہیں جو اب تم ظاہر کر رہے ہو۔ پس وہ خدا جس نے عیسےٰ کی خاطر ایلیا نبی کو آسمان سے نہ اتارا اور یہود کے سامنے اوسکو تاویلوں سے کام لینا پڑا وہ تمہاری خاطر کیونکر عیسےٰ کو اتاریگا جسکو تم دوبارہ آمدنے ہو اسی کے فیصلہ سے تم منکر ہو اگر شک ہے تو کسی لائق عیسائی اس ملک میں موجود ہیں اور ان کی انجیلیں بھی موجود اون سے دریافت کر لو کہ کیا یہہ سچ نہیں ہے کہ حضرت عیسےٰ نے یہی کہا تہا کہ ایلیا جو دوبارہ آنے والا تہا وہ یوحنا ہی ہے یعنی یحییٰ۔ اور اتنی بات کہہ کر یہود کی پرانی امیدوں کو خاک میں ملا دیا۔ اگر اب یہ ضروری ہے کہ عیسےٰ نبی ہی آسمان سے آوے تو اس صورت میں حضرت عیسےٰ سچا نبی نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ اگر آسمان سے واپس آنا سنت اللہ میں داخل ہے تو الیاس نبی کیوں واپس نہ آیا اور کیوں اس جگہ یحییٰ کو الیاس ٹھہرا کر تاویل سے کام لیا گیا عقلمند کے لئے یہ سوچنے کا مقام ہے۔

اور نیز جبکہ آپ لوگوں کے عقیدوں کے موافق مسیح ابن مریم آسمان سے آئیگا یعنے یہ کہ مہدی ملکر لوگوں کو جبراً مسلمان کرنے کے لئے جنگ کریگا یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جو اسلام کو بدنام کرتا ہے قرآن شریف میں کہاں لکھا ہے کہ مذہب کے لئے جبر درست ہے بلکہ اللہ تعالیٰ تو قرآن شریف میں فرماتا ہے لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ یعنے دین میں جبر نہیں ہے پھر مسیح ابن مریم کو جبر کا اختیار کیونکر دیا جائیگا یہانتک کہ بجز اسلام یا قتل کے جزیہ بھی قبول نہ کریگا یہ تعلیم قرآن شریف کی کس مقام اور کس سیپارہ اور کس سورہ میں ہے* سارا قرآن بار بار کہہ رہا ہے کہ دین میں جبر نہیں اور صاف طور پر ظاہر کر رہا ہے کہ جن لوگوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت لڑائیاں کی گئی تہیں وہ لڑائیاں دین کو جبراً شایع کرنیکے لئے نہیں تہیں بلکہ یا تو بطور سزا تہیں یعنے اون لوگوں کو سزا دینا منظور تہا جنہوں نے ایک گروہ کثیر مسلمانوں کو قتل کر دیا اور بعض کو وطن سے نکالدیا تہا اور نہایت سخت ظلم کیا تہا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر یعنی ان مسلمانوں کو جن سے کفار جنگ کر رہے ہیں بسبب مظلوم ہونیکے مقابلہ کرنے کی اجازت دیگئی اور خدا قادر ہے کہ جو ان کی مدد کرے۔ اور یا وہ لڑائیاں ہیں جو بطور مدافعت تہیں یعنے جو لوگ اسلام کے نابود کرنے کے لئے پیش قدمی کرتے تہے یا اپنے ملک میں اسلام کو شایع ہونے سے جبراً روکتے تہے ان سے بطور حفاظت خود اختیاری یا ملک میں آزادی پیدا کرنیکے لئے لڑائی کی جاتی تہی بجز ان تین صورتوں کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مقدس خلیفوں نے کوئی لڑائی نہیں کی بلکہ اسلام نے غیر قوموں کے ظلم کی اس قدر برداشت کی ہے جو اس کی دوسری قوموں کے ظلم کی اس قدر برداشت کی ہے جو اسکی دوسری قوموں میں نظیر نہیں ملتی پھر یہ عیسےٰ مسیح اور مہدی صاحب کیسے ہونگے جو آتے ہی لوگوں کو قتل کرنا شروع کر دینگے یہانتک کہ کسی اہل کتاب سے بھی جزیہ قبول نہیں کرینگے اور آیت حتی یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون کو بھی منسوخ کر دینگے یہ دین اسلام کے کیسے حامی ہوں گے کہ آتے ہی قرآن کی ان آیتوں کو بھی منسوخ کر دینگے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی منسوخ نہیں ہوئیں اور اس قدر انقلاب سے پھر بھی ختم نبوت میں حرج نہیں آئیگا اس زمانہ میں جو ۱۳ سو برس عہد نبوت کو گذر گئے اور خود اسلام اندرونی طور پر ۷۳ فرقوں پر پہیل گیا سچے مسیح کا یہ کام ہونا چاہیے کہ وہ دلائل کے ساتھ دلوں پر فتح پاوے نہ تلوار کے ساتھ اور صلیبی عقیدہ کو واقعی اور سچے ثبوت کیساتھ توڑ دے نہ یہ کہ ان صلیبوں کو توڑتا پھرے جو چاندی یا سونے یا پیتل یا لکڑی کی بنائی جاتی ہیں اگر تم جبر کرو گے تو تمہارا جبر اس بات پر کافی دلیل ہے کہ تمہارے پاس اپنی سچائی کی دلیل نہیں*

نوٹ۔ یورپ کے لوگوں کو جسقدر شراب نے نقصان پہونچایا ہے اسکا سبب تو یہ تہا کہ عیسےٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تہے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کیوجہ سے مگر اے مسلمانو! تمہارے نبی علیہ السلام تو ہر ایک نشہ سے پاک اور معصوم تہے جیسا کہ وہ فی الحقیقت معصوم ہیں سو تم مسلمان کہلا کر کسی کی پیروی کرتے ہو قرآن انجیل کی طرح شراب کو حلال نہیں ٹھہراتا پھر تم کس دستاویز سے شراب کو حلال ٹھہراتے ہو کیا مرنا نہیں ہے۔ منہ

* جو شخص بنی نوع پر قوت غضبی کو بڑھاتا ہے وہ غضب سے ہی ہلاک کیا جاتا ہے اسلئے خدا نے سورۃ فاتحہ میں یہود کا نام مغضوب علیہم رکہا یہ اسبات کیطرف اشارہ تہا کہ قیامت کو تو ہر ایک مجرم خدا کے غضب کا مزہ چکھیگا مگر جو ناحق دنیا میں غضب کرتا ہے وہ دنیا میں ہی الٰہی غضب کا مزہ چکھہ لیتا ہے نصاریٰ سے یہودیوں کی نسبت دنیا میں غضب ظہور میں نہ آیا اسلئے سورۃ فاتحہ میں ان کا نام ضالین رکہا گیا ضالین کے لفظ کے دو معنے ہیں ایک تو یہ کہ وہ گمراہ ہیں اور دوسرے معنے یہہ ہیں کہ گم ہو جائیں گے یہ میرے نزدیک ان کے لئے بشارت ہے کہ کسی وقت جبو نے مذہب سے نجات پا کر اسلام میں کہوئے جائینگے اور رفتہ رفتہ مشرکانہ عقائد اور ناقص یا قابل شرم رسوم کو چہوڑتے چہوڑتے بکلی مسلمین موحدین ہو جائینگے غرض الضالین کا لفظ جو سورۃ فاتحہ کے آخر میں ضالات کی دو معنوں کے لحاظ سے کہ ایک چیز کا دوسری چیز میں محو ہونا اور گم ہو جانا ہے عیسائیوں کی آئندہ مذہبی حالت کے لئے ایک پیشگوئی ہے۔ منہ

* اگر کہو کہ عربوں کے لئے یہی حکم تہا کہ جبراً مسلمان کئے جائیں یہ خیال قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ چونکہ تمام عرب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت ایذا پہونچایا تہا اور بہت سے صحابہ مردوں اور عورتوں کو قتل کر دیا تہا اور بقیۃ السیف کو وطن سے نکالدیا تہا اس لئے وہ تمام لوگ جو مرتکب جرم قتل یا معین اس جرم کے تہے وہ سب خدا تعالیٰ کی نظر میں اپنی خونریزی کے عوض میں خونریزی کے لایق ہو چکے تہے انکی نسبت بطور قصاص یہی حکم قتل کا تہا مگر ارحم الراحمین کیطرف سے یہہ رعایت دی گئی کہ اگر کوئی اونمیں سے مسلمان ہو جائے تو اسکا گذشتہ جرم جسکی وجہ سے وہ قابل سزائے موت ہے بخشدیا جائیگا پس کہاں یہ صورت رحم اور کہاں جبر۔ منہ

* بعض نادان مجہپر اعتراض کرتے ہیں جیسا کہ صاحب المنار نے بھی کیا کہ یہ شخص انگریزوں کے ملک میں رہتا ہے اس لئے جہاد کی ممانعت کرتا ہے یہ نادان نہیں جانتے کہ اگر میں جھوٹ سے اس گورنمنٹ کو خوش کرنا چاہتا تو میں بار بار کیوں کہتا کہ عیسےٰ ابن مریم صلیب سے نجات پاکر اپنی موت طبعی سے بمقام سری نگر کشمیر مرگیا اور نہ وہ خدا تہا اور نہ خدا کا بیٹا کیا انگریز مذہبی جوش والے میرے اس فقرہ کی وجہ سے بیزار نہیں ہوں گے۔ پس سنو! اے نادانو! میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ایسی گورنمنٹ سے جو دین اسلام اور دینی رسوم پر کچھہ دست اندازی نہیں کرتی اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کیلئے ہم پر تلواریں چلاتی ہے قرآن شریف کے رو سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی اور انکا شکر کرنا ہمیں اسلئے لازم ہے۔ منہ

سلسلۂ عالیہ احمدیہ ممالک غیر میں

ذیل میں ہم دو خط درج کرتے ہیں جنمیں سے ایک انگلینڈ سے آیا ہے اور دوسرا نیوزیلینڈ سے آیا ہے - ان میں سے ایک خط تو اس عورت کا ہے جو ریویو کو پڑھ کر مسلمان ہونیکو طیار ہے اور دوسرا اس نومسلم انگریز کی طرف سے ہے جو کچھ عرصہ ہوا قادیان بھی آیا تھا -

مونٹ سنٹ پنڈلٹن مانچسٹر - انگلینڈ
۱۴ فروری ۱۹۰۵ء

پیارے دوست! آپ کا ارسال کردہ ایک پچھلا پرچہ میگزین یعنی جلد دوم کا دسواں نمبر پہنچگیا ہے جس کی بابت آپ نے بھیجنے کا وعدہ فرمایا تھا - مین نے اس رسالہ کو بڑی دلچسپی سے پڑھا ہے - مسیح کی دوبارہ آمد کے متعلق مختلف طرفون مین بہت سی نظرین انتظار مین ہین - مین نے رسل کی کتاب ملینیڈان کی چھ جلدین پڑھی ہین اور انکے بیان بہت سے جلسون مین حاضر بھی ہوتی رہی ہون اور دو سال کا عرصہ ہوا کہ خود رسل امریکہ سے یہان پر لیکچر دینے کے لئے آیا تھا اور اس شہر مین ایک کیتھولک اپاسٹولک نام کا گرجا ہے جس کے پیرو کہتے ہین کہ مسیح کسی نہ کسی وقت ہمارے گرجے مین آترے گا اور وہ اسبات کے لئے بہت سی علامات بیان کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ مسیح پانچ طریقون سے آئیگا - حاصل کلام یہ کہ تمام لوگ آمد مسیح کے خواہان ہین کچھ تو اسکی انتظار مین ہین اور دوسرے اس موجودہ وقت مین اسکا زمین پر موجود ہونا یقین رکھتے ہین - مین خیال کرتی ہون کہ مسیح زمین پر ضرور موجود ہے نہ صرف ایک روحانی موجودگی بلکہ ایک جسمانی موجودگی مین بھی یعنی وہی روح ایک اور جسم مین حلول کر آئی ہے - مین اب تک نہین جانتی تھی کہ رمضان مین کسوف وخسوف کب واقع ہوا ہے مین پھر صفحہ ۳۷۹ مین دیکھتی اور پڑھتی ہون کہ کسوف وخسوف ۱۸۹۴ء مین واقع ہو چکا - اور زمانہ کی تاریخ پہلے جو نظارے دکھا چکی ہے وہ ہی نظارے اب پھر دکھاتی ہے -

گذشتہ ہفتہ مین یہان ڈاکٹر پیبلز نے جس کی عمر ۸۴ برس کی ہے دنیا کے گرد یا پانچوین سفر کے متعلق لکچر دیا - اور اب وہ اپنے وطن کو بیٹل کریک منج ماہ حال کی ۲۷ - تاریخ کو جائے گا - گذشتہ ہفتہ مین اسمنے "ہندوستان مین سفر" کے متعلق لکچر دیا کیا آپ اس شخص کو جانتے ہین؟

مینے اوپر کہا ہے کہ تاریخ کی ہمیشہ وہی ہے دیکھو کسطرح خدا کے رسول بسبب مخالفت کے تکلیف اٹھاتے تھے کسی نے کہا ہے کہ "بہتر ہے انسان جلد مان جانے والا ہنجائے بہ نسبت اس کے کہ ایک بڑی سچائی کا انکار کرے" مین نے ریویو آف ریلیجنز کے چند رسالے دوستون کو بھیجے ہین - ایک لیڈی صاحبہ نے جو سیو میسوٹا مین رہتی ہین مجھے پچھلے ہفتہ مین خط کے ذریعہ پوچھا ہے کہ ہندوستان مین مسیح موعود کون شخص ہے اسکی تحریر بڑی عمدہ ہے - مین یقین کرتی ہون کہ مذہب عیسائی ایمان کی حدود سے بہت دور جا پڑا ہے - یہ یقیناً عیسائیون اور مسلمانون کے لئے آزمائش کا زمانہ ہے اور مین اسبات سے خوش ہون کہ قاتل اور خونریز مہدی کا غلط خیال رد کیا جا رہا ہے -

مین مرہم عیسیٰ کے متعلق پڑھکر خوش ہون - لیکن ان بنی اسرائیل کی گمشدہ دس قومون مین حضرت عیسےٰ کی بابت حیران ہون - یہان ایسے گروہ ہین جو انگریزون کو ان دس گم شدہ قومون مین سے ایک قوم خیال کرتے ہین - کیا مرزا صاحب احمدیہ فرقہ کے بانی ہین؟ اور کیا کتاب براہین احمدیہ انہی کی پہلی تصنیف ہے؟

پیارے دوست! اب میرے دو ہفتون کا خط لکھا ہوا آپ کو ملیگا مین نے چاہا کہ مین اس نمبر کو پڑھنے کے بعد آپ کو پھر خط لکھون کاش کہ مجھے آپ کے پاس پہونچنا نصیب ہو -

مسیح کے مقاصد مین جو نیکی کے مقاصد ہین مین سچی مین ہون -

آپ کی مخلصہ - ایس - این - رج وے -

اک لینڈ

نیوزیلینڈ - مورخہ ۲۱ - اپریل ۱۹۰۵ء میرے پیارے بھائی محمد علی صاحب - مجھے آپکی چٹھی مورخہ ۲۷ - فروری ۱۹۰۵ء معہ میگزین نمبر ۱ - ۲ - جلد ۴ کے ملی آپکے تمام ہدایات ونشانات میرے لئے بڑی دلچسپی رکھنے والے تھے - اور جن جن مضامین پر آپ نے قلم اٹھایا ہے مین پڑھ کر بہت خوش ہوا خاص کر کے رسم پردہ - اور مسلم ریفارم نماز پر -

اشاعت اسلام کے متعلق آپ نے مسلمانون کی بے پروائی پر بہت زور دیا ہے مین نے بھی یہ حالت دیکھی تھی جبکہ مین ہندوستان مین آیا ہوا تھا - بمبئی اور مدراس مین مینے عام طور سے کہدیا تھا کہ مین اسلامی واعظ بننا چاہتا ہون - مگر ان آدمیون نے جن کو کہ چاہئے تھا کہ ایسے موقعہ کو غنیمت سمجھتے اور مجھکو یا کھینچ لیتی اس موقع کو ضائع کر دیا جو کہ اللہ تعالے نے ان کے ہاتھ مین ملا دیا تھا اور یہ میری دلی خواہش تھی تاہم ہندوستان مین میرا سفر رائیگان نہ گیا اور مینے اس مقصد اور مدعا کو پا لیا یعنی مین اسی قوم کی تلاش مین تھا جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی پیرو ہے اور جو اپنے آپ کو احمدی مسلمان کہتی ہے - یہ خواہش مینے اپنے احمدی قادیانی بھائیون کے سامنے بھی ظاہر کی تھی کہ مجھے کامل یقین ہو گیا ہے کہ جس کے مین پیچھے لگا ہوا تھا وہ آخر مجھے مل گیا یعنی تم اور تمہارا امام - میری یہ خواہش میرے ان سرٹفکیٹون مین بھی درج تھی - جنپر بہت سے مسلمانون کے دستخط ثبت تھے جو مجھپر کامل طور سے یقین رکھتے تھے مین اسوقت کو یاد کر کے جبکہ مینے اللہ کی مدد سے ہندوستان کا سفر کیا اندر ہی اندر مین خوش ہوتا ہون اور روحانی طور سے اون لوگون سے ملاقات کرتا ہون جنہون نے خدا کے لئے اور اس کے رسول کے لئے میرے ساتھ برادرانہ محبت اور الفت ظاہر کی اور اپنے عمدہ خیالات سے مجھے مستفید کیا سوقت یا فاصلہ ان لوگون کے سامنے کوئی حقیقت نہین رکھتا جو کہ روحانی طور سے سفر کر سکتے ہین اور کامل زہد کے ساتھ فرشتون سے کلام کر سکتے ہین اور اللہ تعالے کا شکر ہے جس نے یہ نعمت عطا فرمائی ہے مین اکثر اپنے آپ کو آپ لوگون مین ہی پاتا ہون - اور سب کچھ بچشم حقیقت دیکھتا ہون جو کہ ہمارے بیت المقدس قادیان مین گذر رہا ہے - اور جہان کہ ہمارا آقا اور استاد رہتا ہے -

مین دلی خواہشمند ہون کہ جسمانی طور سے آپکو ملون اور اوس ہدیہ کو قبول کر لون جو کہ ایک احمدی بھائی نے پیش کیا تھا کہ کم سے کم دو سال قادیان مین قیام کرنا ضروری ہے تاکہ مسیح موعود کی خدمت مین رہ کر وہ تمام علوم مجھے حاصل ہو جائین جن کے لئے میری روح از بس خواہشمند ہے - مین آگے آگے سفر کر رہا ہون اور دنیا کے اس حصہ مین پہونچگیا ہون جہان کہ مین تین ہفتہ سے مقیم ہون - ۱۲ جنوری ۱۹۰۵ء کو مین اپنی زاد - بوم - ملیورن سے روانہ ہوا یہان تک تو آپ کی خط وکتابت مجھے ملتی رہی ہے اور اس عرصہ مین مین نئی خبرین آپ سے سننا چاہتا ہون -

مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب مین آگے ہی آگے سفر کرتا جاؤنگا اور انجام کار اگر جہ کہ یہ میرا کام کامرکز بن گیا جیسا کہ مین امید کرتا ہون کہ انشاء اللہ یہ ضرور ہے گا تو مین ان آدمیون سے ضرور رشتہ اتحاد کر لونگا جو آپ کی چٹھی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک مین مسلمان ہین -

اور اگر مجھے یہان رہنے کا زیادہ اتفاق ہو گیا تو میگزین کی اشاعت ہر طرح سے کرونگا اور آپ کی امید بر آجائیگی - کیونکہ مین نے اپنی کوششین ایسی کامون کے لئے وقف کر دی ہین -

اب مین اس چٹھی کو ختم کرتا ہون اور بہت بہت محبت والے سلامون سے بند کرتا ہون - اور دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالے اسی زندگی مین پھر ملنے کا اتفاق بنا دے اور میری طرف سے نیاز مندانہ سلام میرے آقا مرزا غلام احمد کی خدمت مین پہونچا دین اور ان کو یقین دلا دین کہ مین ہمیشہ کے لئے آپ کا اور آپکے مقصد کا جان نثار ہون - اور ان تمام بھائیون کا بھی جان نثار ہون، جن کی تمام امیدین اوس پر لگی ہوئی ہین جیسے کہ میرے بھائی کی -

آپ کا محب - چارلس - فرانسس - سورائیت
محمد عبد الحق - معرفت جنرل پوسٹ آفس
انگلینڈ

دوسری چٹھی

میرے پیارے بھائی - ایک ہفتہ گذرا ہے کہ مین نے ایک چٹھی آپ کی طرف روانہ کی تھی اور اب مین نے مناسب سمجھا ہے کہ مین اپنا فوٹو بھی روانہ کرون - حضرت مرزا صاحب کی نذر کے لئے اور اپنی یادگار کے طور پر جب سے مینے قادیان کو دیکھا ہے میری روح کو ایک کامل اطمینان حاصل ہو گیا ہے اس موقعہ پر مین پھر یاد دلاتا ہون کہ مین اپنے آقا مسیح موعود کی تعلیم کی اشاعت کے لئے بہت ہی خواہشمند ہون - اور اگر ضروری اخراجات ہاتھ آجاتے ہین تو مین اللہ تعالے کی مدد سے فوراً امریکہ روانہ ہو جاؤنگا - اور وہان حضرت مرزا غلام احمد کی تعلیم کی اسی طرح اشاعت کرونگا - جس طرح کہ مینے اس کے کام کو نبھایا ہے جس کے لئے مین ۴ - ۰۳ - ۱۹ مین ہندوستان آیا تھا - ریویو آف ریلیجنز کا نمبر تین مجھے مل گیا ہے - جس کے آخری صفحہ مین الذ عوت کو مینے بخوبی پڑھا ہے اور جو کہ مین یقین کرتا ہون کہ طاعون کی کثرت اور زلزلہ کی آمد سے پوری ہو گئی مجھے پورا یقین ہے کہ ہمارے آقائے نامدار کے تمام پیرو خوش ہونگے اور خوشی کرینگے - اور حضرت مرزا صاحب کی نبوت کی سچائی کو تمام لوگون پر ظاہر کرینگے اور مین اپنے طور پر نجی اور دوسری جگہون مین اس خبر کی اشاعت کر رہا ہون اور اگر مین یہان سے سین فرنسسکو کو روانہ ہو گیا تو خانی جہاز رستہ مین فجی اور سینڈوچ جزیرون پر ٹھہرتے ہین او وہین وہان احمدی فرقہ کے اسوہ حسنہ اور مسیح موعود پر لیکچر دونگا -

اگر اللہ تعالے تمام ضروری اخراجات بہم پہونچا دیگا تو مین فوراً اسکے نام کی خاطر اور اپنے قادیانی بھائیون کے مقاصد کی خاطر سفر اختیار کر لونگا جنکو مین دوبارہ اپنا سلام کہتا ہون - اور اسلام مین انکا ایک جان نثار ہون - مہربانی کر کے میرے فوٹو گراف کی رسید ارسال فرماوین جو کہ مینے اس خط کے ساتھ روانہ کیا ہے - میری بہن بھی اسلام کی طرف رجوع رکھتی ہے -

سوراسیت —— محمد عبد الحق -

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ عورتوں کو

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیس اکیس برس پیشتر کی ایک تحریر شائع کرتا ہوں اور اسکی اشاعت سے میری غرض اس حکم کی تعمیل ہے جو اسکے اوپر لکھا گیا ہے۔ جیسا کہ ناظرین ذیل میں ملاحظہ کرینگے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جو مقصد اس تحریر سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا اسکے پورا کرنے کا میرے ناظرین لحاظ رکھیں گے اور پورے طور پر تبلیغ کرینگے۔

ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

اشتہار بغرض تبلیغ و انذار

چونکہ قرآن شریف و احادیث صحیحہ نبویہ سے ظاہر و ثابت ہے کہ ہر ایک شخص سے اپنے کنبہ کی عورتوں وغیرہ کی نسبت جن پر وہ کسیقدر اختیار رکھتا ہے سوال کیا جائیگا کہ آیا بے راہ چلنے کی حالت میں اس نے ان کو سمجھایا اور راہ راست کی ہدایت کی یا نہیں اسلئے میں نے قیامت کی بازپرس سے ڈر کر مناسب سمجھا کہ ان مستورات و دیگر متعلقین کو (جو ہمارے رشتہ دار و اقارب اور واسطہ دار ہیں) اون کی بدراہیوں و بدعتوں پر بذریعہ اشتہار ہذا کے خبردار کروں کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے گھروں میں قسم قسم کی خراب رسمیں اور نالایق عادتیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے گلے کا ہار ہو رہی ہیں اور اون بری رسموں اور خلاف شرع کاموں سے یہ لوگ ایسا پیار کرتے ہیں جیساکہ نیک اور دینداری کے کاموں سے کرنا چاہیئے ہرچند سمجھایا گیا کچھہ سنتے نہیں ہرچند ڈرایا گیا پر ڈرتے نہیں اب چونکہ موت کا کچھ اعتبار نہیں اور خدا تعالے کے عذاب سے بڑھکر اور کوئی عذاب نہیں اسلئے ہم نے ان لوگوں کے برا ماننے اور برا کہنے اور ستانے یا دکھہ دینے سے بالکل لاپروا ہو کر محض ہمدردی کی راہ سے حق نصیحت پورا کرنے کے لئے بذریعہ اس اشتہار کے ان کو اور دوسری مسلمان بہنوں اور بھائیوں کو خبردار کرنا چاہا تا کہ ہماری گردن پر کوئی بوجھہ باقی نہ رہ جاوے اور قیامت کے دن کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہم کو کسی نے نہیں سمجھایا اور سیدھا راستہ نہیں بتایا تو آج ہم کھولکر بآواز بلند کہے دیتے ہیں کہ سیدھا راستہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین اسلام کی راہ اختیار کی جائے اور جو کچھہ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی ہے اوس راہ سے نہ بائیں طرف منہہ پھیریں نہ دائیں جانب اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں۔ اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نکریں۔ ہمارے گھروں میں جو بدرسمیں پڑگئی ہیں اگرچہ وہ بہت ہیں مگر چند موٹی موٹی رسمیں بیان کی جاتی ہیں تا کہ نیک بخت عورتیں خدا تعالے سے ڈر کر اونکو چھوڑ دیں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا کرنا اور چیخیں مار کر رونا اور بے صبری کے کلمات زبان پر لانا۔ یہ سب ایسی باتیں ہیں جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے اور یہ سب رسمیں ہندؤں سے لی گئی ہیں جاہل مسلمانوں نے اپنے دین کو بھلا دیا اور ہندؤں کی رسمیں اختیار کر لیں۔ کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت میں مسلمانوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ صرف انا للہ وانا الیہ راجعون کہیں یعنی ہم خدا کا مال اور ملک ہیں اوسے اختیار ہے جب چاہے اپنا مال لے لے اور اگر رونا ہو تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے اور جو اس سے زیادہ کرے وہ شیطان سے ہے +

(۲) دوم برابر ایک سال تک سوگ رکھنا اور نئی نئی عورتوں کے آنے کے وقت یا بعض خاص دنوں میں سیاپا کرنا اور باہم عورتوں کا سر ٹکرا کر چلانا رونا اور کچھہ کچھہ منہہ سے بھی بکواس کرنا اور پھر برابر ایک برس تک بعض چیزوں کا پکانا چھوڑ دینا اس عذر سے کہ ہمارے گھر میں یا ہماری برادری میں ماتم ہوگیا ہے یہ سب ناپاک رسمیں اور گناہ کی باتیں ہیں جن سے پرہیز کرنا چاہیئے +

(۳) سوم۔ سیاپا کرنے کے دنوں میں بے جا خرچ بھی بہت ہوتے ہیں حرام خور عورتیں شیطان کی بہنیں جو دور دور سے سیاپا کرنے کے لئے آتی ہیں اور مکر و فریب سے منہہ کو ڈھانپ کر اور بھینسوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیخیں مار کر روتی ہیں ان کو اچھے اچھے کھانے کھلائے جاتے ہیں اور اگر مقدور ہو تو اپنی شیخی اور بڑائی جتلانے کے لئے صدہا روپیہ کا پلاؤ اور زردہ پکا کر برادری وغیرہ میں تقسیم کیا جاتا ہے اس غرض سے کہ لوگ واہ واہ کریں کہ فلاں شخص نے مرنے پر اچھی کرتوت دکھلائی اچھا نام پیدا کیا سو یہ سب شیطانی طریق ہیں جن سے توبہ کرنا لازم ہے۔

(۴) اگر کسی عورت کا خاوند مرجائے تو گو وہ عورت جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے جیسا کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہکر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاک دامن بیوی ہوگئی ہوں حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے عورتوں کیلئے بیوہ ہونیکی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے۔ ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے جو بیوہ ہونے کی حالت میں برے برے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کر لے اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے ایسی عورتیں جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہیں خود لعنتی اور شیطان کی چیلیاں ہیں جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے جس عورت کو اللہ رسول (صلعم) پیارا ہے اسکو چاہیئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کرے اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے۔

(۵) عورتوں میں ایک خراب عادت یہ بھی ہے کہ وہ بات بات میں مردوں کی نافرمانی کرتی ہیں اور ان کی اجازت بغیر انکا مال خرچ کر دیتی ہیں اور ناراض ہونے کی حالت میں بہت کچھہ برا بھلا ان کے حق میں کہہ دیتی ہیں ایسی عورتیں اللہ اور رسول کے نزدیک لعنتی ہیں ان کا نماز روزہ اور کوئی عمل منظور نہیں اللہ تعالے صاف فرماتا ہے کہ کوئی عورت نیک نہیں ہو سکتی جب تک پوری پوری خاوند کی فرمانبرداری نکرے اور دلی محبت سے اوسکی تعظیم نہ بجالائے اور پس پشت یعنی اسکے پیچھے اس کی خیر خواہ نہ ہو اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتوں پر لازم ہے کہ اپنے مردوں کی تابعدار رہیں ورنہ انکا کوئی عمل منظور نہیں۔ اور نیز فرمایا ہے کہ اگر غیر خدا کو سجدہ کرنا جایز ہوتا تو میں حکم کرتا کہ عورتیں اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے حق میں کچھہ بدزبانی کرتی ہے یا اہانت کی نظر سے اسکو دیکھتی ہے اور حکم ربانی سنکر بھی باز نہیں آتی تو وہ لعنتی ہے خدا اور رسول اس سے ناراض ہیں۔ عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے خاوندوں کا مال نہ چرا دیں اور نامحرم سے اپنے تئیں بچائیں اور یاد رکھنا چاہیئے کہ بجز خاوند اور ایسے لوگوں کے جن کے ساتھہ نکاح جایز نہیں اور جتنے مرد ہیں اون سے پردہ کرنا ضروری ہے جو عورتیں نامحرم لوگوں سے پردہ نہیں کرتیں شیطان اون کے ساتھہ ساتھہ ہے عورتوں پر یہ بھی لازم ہے کہ بدکار اور بدوضع عورتوں کو اپنے گھروں میں نہ آنے دیں اور ان کو اپنی خدمت میں نہ رکھیں کیونکہ یہ سخت گناہ کی بات ہے کہ بدکار عورت نیک عورت کی ہم صحبت ہو۔

(۶) عورتوں میں یہ بھی ایک بد عادت ہوتی ہے کہ جب کسی عورت کا خاوند کسی اپنی مصلحت کے لئے کوئی دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے تو وہ عورت اور اس کے اقارب سخت ناراض ہوتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں اور شور مچاتے ہیں اور اس بندہ خدا کو ناحق ستاتے ہیں ایسی عورتیں اور ان کے اقارب بھی نابکار اور خراب ہیں کیونکہ اللہ جلشانہ نے اپنی حکمت کاملہ سے جسمیں صدہا مصالح ہیں مردوں کو اجازت دے رکھی ہے کہ وہ اپنی کسی ضرورت یا مصلحت کے وقت چار تک بیویاں کر لیں پھر جو شخص اللہ رسول کے حکم کے مطابق کوئی نکاح کرتا ہے تو اس کو کیوں برا کہا جائے ایسی عورتیں اور ایسے ہی اس عادت والے اقارب جو خدا اور اس کے رسول کے حکموں کا مقابلہ کرتے ہیں نہایت مردود اور شیطان کے بہن بھائی ہیں کیونکہ وہ خدا اور رسول کے فرمودہ سے منہہ پھیر کر اپنے رب کریم سے لڑائی کرنا چاہتے ہیں اور اگر کسی نیک دل مسلمان کے گھر میں ایسی بدذات بیوی ہو تو اسے مناسب ہے کہ اسکو سزا دینے کیلئے دوسرا نکاح ضرور کرے۔

(۷) بعض جاہل مسلمان اپنے ناتہ رشتہ کے وقت یہ دیکھہ لیتے ہیں کہ جس کے ساتھہ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے اس کی پہلی بیوی بھی ہے یا نہیں۔ پس اگر پہلی بیوی موجود ہو تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہیں چاہتے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے مسلمان ہیں اور ایک طور سے وہ ان عورتوں کے مددگار ہیں جو اپنے خاوندوں کے دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہیں سو ان کو بھی خدا تعالے سے ڈرنا چاہیئے +

(۸) ہماری قوم میں یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے بنی آدم سب خدا تعالے کے بندے ہیں رشتہ ناتہ میں یہہ دیکھنا چاہیئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھہ بھی لحاظ نہیں صرف تقوی اور نیک بختی کا لحاظ ہے اللہ تعالے فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنی تم میں سے خدا تعالے کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے جو زیادہ تر پرہیزگار ہے۔

(۹) ہماری قوم میں ایک یہ بھی بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے سو یاد رکھنا چاہیئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اسکا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلانا اور رنڈی بھڑوؤں ڈوم ڈھاڑیوں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے اور گناہ سر پر چڑھتا ہے سو اس کے علاوہ۔ شرع شریف میں تو صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔

(۹) ہمارے گھروں میں شریعت کی پابندی میں بہت سستی کی جاتی ہے بعض عورتیں زکوٰۃ دینے کے لائق ہیں اور بہت سا زیور انکے پاس ہے مگر وہ زکوٰۃ نہیں دیتیں

بعض عورتین نماز روزہ کے ادا کرنے مین بہت کوتاہی کرتی ہین۔ بعض عورتین شرک کی رسمین بجالاتی ہین جیسے چیچک کی پوجا۔ بعض فرضی بیویون کی پوجا کرتی ہین۔ بعض ایسی نیازین دیتی ہین جن مین یہ شرط لگا دیتی ہین کہ عورتین کہا دین کوئی مرد نہ کہاوے یا کوئی حقہ نوش نہ کہاوے بعض جمعرات کی چوکی بہرتی ہین مگر یاد رکہنا چاہئیے کہ یہ سب شیطانی طریق ہین۔ ہم صرف خالص اللہ کے لئے ان لوگون کو نصیحت کرتے ہین کہ آؤ خدا تعالے سے ڈرو ورنہ مرنے کے بعد ذلت اور رسوائی سے سخت عذاب مین پڑو گے اور اس غضب الٰہی مین مبتلا ہو جاؤ گے۔ جس کی انتہا نہین +

والسلام علے من اتبع الہدیٰ

خاکسار

مرزا غلام احمد از قادیان

مذہبی ریفارمیشن

مندرجہ بالا عنوان سے ایک دو صفحہ کا آرٹیکل معزز ہمعصر وکیل کی ۱۲۔ جون ۱۹۰۵ء کی اشاعت مین شائع ہوا ہے جس مین ایک لمبی تمہید کے بعد یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مسلمانون کی اصلاح اور فلاح کی اگر کوئی تدبیر ہے تو وہ انکی مذہبی اصلاح ہے۔ اور مذہبی اصلاح کا مفہوم اور مطلب لائق مضمون نگار نے مندرجہ ذیل الفاظ مین ادا کیا ہے۔

"مذہبی ریفارمیشن سے ہمارا مطلب یہہ ہے کہ مذہب اسلام کو اسکے اصلی نیچر مین لایا جاوے"

حقیقت مین یہ سوال قابل قدر سوال ہے اور ان لوگون کو جو مسلمانون کی نکبت اور فلاکت پر نوحہ خوانیان کرتے اور درد مند دل رکہتے ہین اسپر غور کرنا چاہئیے۔

اس مین تو کوئی کلام نہین ہوسکتا کہ اسلام! مقدس اسلام کو اصل حالت سے دور پہینک دیا گیا ہے اور وہ چیز جسکو ایمان کہتے ہین جو انسان کو اللہ تعالے کی ہستی اور اسکے صفات پر ایک روشن یقین عطا کر کے اسکی گناہ آلود زندگی پر موت وارد کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے اسکی جگہ صرف چند الفاظ نے لے لی جنکا محض زبان سے اقرار کرنا کافی سمجہ لیا گیا ہے ورنہ اسکی تاثیرات اور مفیدہ نتایج کا کوئی وجود مومن کہلانے والے مسلمانون مین پایا نہین جاتا اِلاّ ماشاء اللہ۔

اور وہ امور جو ایمان کامل کے ساتہ بطور جزو لاینفک کے لگے ہوئے تہے اور جنکو زبان شرع مین اعمال صالحہ کہتے ہین جو دنیا مین امن راحت اور عزت کی زندگی بسر کرنے کا ایک کامل ذریعہ ہین انکو چہوڑ دیا گیا ہے اور ان کے قایم مقام چند رسوم اور لغو اور خود تراشیدہ ریاکاری کے کام قرار دئے گئے ہین۔ ایسی حالت مین اسلام اپنی اصلی حالت سے بہت دور چلا گیا ہے اور یہہ تمیز کرنا کہ اصل اسلام کیا تہا مشکل ہو رہا ہے اور مسلمانون کی فلاح اور بہتری کی یہی راہ ہے کہ وہ مذہب اسلام کے سچے عامل اور پابند ہون۔ لیکن جب کہ یہہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ مذہب اسلام کی اصلی ہیئت کو بدل دیا گیا ہے اور اسکی خالص اور پاکیزہ تعلیم کو مختلف قسم کی خیالی تعلیمون کے ساتہہ مختلط کر دیا گیا ہے اور مختلف فرقے اس مین پیدا ہوکر ہر ایک اپنے آپ کو برسر حق اور جادہ مستقیم پر تسلیم کرتا ہے تو اسلام کو ان کدورتون اور مختلط صورتون سے الگ کر کے اصلی حالت پہ لانا کس شخص کا کام ہوسکتا ہے یا دوسرے الفاظ مین یہ کہو کہ

مذہبی ریفارمیشن کون کر سکتا ہے؟ یا وہ مذہبی ریفارمر کون ہے؟

تجربہ بتا رہا ہے کہ اگر ایسا مذہبی ریفارمر محض اپنے ہی دعوے سے کوئی شخص ہوسکتا ہے تو پہر آج ہر شخص مذہبی ریفارمر بنا ہوا ہے اور ان ریفارمرون نے ہی اسلام کا یہہ بیڑا غرق کیا ہے جسقدر اختلاف آئے دن پیدا ہوتے ہین یہ ایسی ہی خود رائیون اور خود غرضیون کے چشمہ سے آرہے ہین اگر علماء اس درد کا درمان ہین تو پہر اختلاف کے منبع اور فساد کی جڑ کون ہین۔ تکفیر کے فتوے کہان سے آتے ہین؟ اور کون ہین جو نئے نئے حاشیئے چڑہا کر اصل اسلام کو چہپا رہے ہین۔

تو کیا ایسا ریفارمر قومی انتخاب سے منتخب کیا جاسکتا ہے؟ مین اس سوال کے جواب مین کہون گا کہ ہرگز نہین اسلئے کہ قومی انتخاب سے اگر ایسا ریفارمر پیدا کیا جاسکتا تو ہر فرقہ نے اپنی اپنی جگہ بعض اشخاص کو مسند خلافت پر بٹہا رکہا ہے۔ اور یہ انتخاب مزید اختلاف اور نزاع کا باعث ٹہیرا ہے۔ علاوہ برین اگر یہہ بفرض محال مان بہی لین کہ ایک شخص کو سب کے سب مل کر اس کام کے لئے منتخب کر لین۔ تو اس امر کا کیا ثبوت ہوگا کہ جو اصلاح وہ کر رہا ہے وہ فی الواقع اصلاح ہی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ اس مسند خلافت پر کوئی شخص نہ تو اپنی تجویز سے اور نہ دوسرون کے انتخاب سے بیٹہہ ہی نہین سکتا بلکہ کام ہے اس شخص کا جسکو اللہ تعالے اس کام کیلئے منتخب کرے

چنانچہ قرآن شریف کے پرغور مطالعہ سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ کا تقرر اور انتخاب خود اللہ تعالے نے اپنے ہاتہہ مین رکہا ہوا ہے جیسا کہ فرمایا انی جاعل فی الارض خلیفہ اور ویستخلفنھم فی الارض۔

جب تک کوئی شخص اللہ تعالے کیطرف سے مامور اور منتخب ہوکر نہین آتا اور آسمانی روشنی اور نور اس کی مدد اور ہدایت نہین کرتا کوئی شخص اپنے سطحی اور زمینی خیالات سے کیا اصلاح کریگا۔ وہ تو اصلاح کے کلم کو اور بہی خطرہ اور مشکل مین ڈال دے گا۔

جہانتک تمہاری نظر وسیع ہوسکتی ہے اسلامی دنیا پر ایسے شخص کی تلاش کرو کہ وہ کون ہے؟ اس امر پر تو بحث کرنے کی مجہے ہرگز حاجت نہین رہی کہ ایسے ریفارمر کی ضرورت کیا ہے کیونکہ

زمان فریاد میدارد کہ بشتابید نصرت را

ربع مسکون کے ہر حصہ سے مسلمانون کی نکبت اور خستہ حالی کی خبرین آرہی ہین انکی پریشانی اور پراگندگی کوئی مخفی امر نہین رہا۔ البتہ قابل بحث یہی ایک امر ہے کہ وہ

مردے از غیب برون آید و کارے بکند

کا مصداق کون ہے جو اسوقت مسلمانون کی دستگیری کرے؟

پس مین نہایت ادب کے ساتہہ اخبار وکیل کے معزز ایڈیٹر صاحب کو اسی امر کی طرف توجہ دلاتا ہون کہ وہ اپنے اخبار مین اس سوال پر بحث کرین + جہانتک میری طاقت اور سمجہ مین ہے مین تو اسی نتیجہ پر پہونچا ہون کہ یہہ کام محض خدا کے مامور و مرسل کا ہوسکتا ہے جو اسکے منشاء کے موافق رموز شریعت سے آگاہ ہوکر عالم کو آگاہ کرے۔ جب تک ایک امام اور ایک حَکَم کے ماتحت کل قوم نہین آتی وہ فیض اور برکت نہین پاسکتی جو اعتصموا بحبل اللہ جمیعا پر عمل کرنے سے ملتی ہے۔ کیونکہ انسانی فطرت بالطبع تقاضا کرتی ہے کہ وہ ایک حاکم اور بادشاہ کے ماتحت رہے یہانتک کہ اس آزادی اور آزاد منشی کے ہی زمانہ مین بہی جبکہ شخصی حکومتون پر جمہوری سلطنتون کو ترجیح دیجاتی ہے ان جمہوری سلطنت والون کو بہی اپنا ایک پریسیڈنٹ تجویز کرنا پڑا۔ نظام عالم مین بغیر اسکے چارہ ہی نہین۔ اسی طرح پہر روحانی نظام مین ضروری امر ہے کہ ایک ایسا فرد کامل ہو جسکی اطاعت اور فرمانبرداری کا جوا گردن پر رکہا جاوے۔ چونکہ یہہ ایک فطرتی تقاضا تہا اللہ تعالے نے ہمیشہ سے انبیاء و رسل کے ارسال کا سلسلہ جاری رکہا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹہیرا کر آپکی نبوت کو آیندہ کے لئے چشمہ ہدایت قرار دیا۔ اور ہر صدی کے سر پر ایک مجدد بہیجنے کا وعدہ کیا جو اسلام کے پاک چشمہ کو اس خس و خاشاک سے پاک کرتا رہے جو امتداد زمانہ سے اسمین پڑ گئے ہون۔

پس اسوقت جبکہ ہر طرف سے یہ آوازین آرہی ہین کہ مذہبی ریفارمر کی ضرورت ہے مین ان لوگون کو جو اس ضرورت کو محسوس کرتے ہین خوشخبری دیتا ہون کہ تمہارے درد کا درمان اللہ تعالے نے کیا ہے اور تمہارے امراض کے دور کرنے کے لئے مسیحا نازل ہوچکا ہے۔ چاہو تو قبول کرو۔

مبارکباد تقریب ختم قرآن عزیزی عبد الحی سلمہ الرحمان

میرے مخدوم حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد سلمہ اللہ الاحد نے عبد الحی سلمہ الرحمٰن کے ختم قرآن کی تقریب پر مبارکباد کے چند شعر لکہے ہین ہم نے انکے مضمون کی لطافت اور خوبی کیوجہ سے انہین چہپوا دیا۔ اللہ تعالے اس دعا کو جو ان اشعار مین کی گئی ہے قبول فرماوے۔ آمین۔ (ایڈیٹر الحکم)

پڑھ لیا قرآن عبد الحی نے
خوش بہت ہین آج سب چہوٹے بڑے
ایسی چہوٹی عمر مین ختم قرآن
کم نظیرین ایسی ملتی ہین یہان
مولویصاحب مبارک آپ کو
اور عبد الحی کے اوستاد کو
جسنے محنت کی شب و روز اسکی ساتہہ
اور پڑہایا اسکو قرآن ہاتہون ہاتہہ
صد مبارک مہدی مسعود کو
کیون خوشی سب سے نہ بڑہکر اسکو ہو
جسکی سچائی کا ہے یہ اک نشان
جانتا ہے بات یہ سارا جہان
اے خدا تو نے جو یہ لڑکا دیا
کر اسے سب خوبیان بہی اب عطا
یا الٰہی عمر طبعی اسکو دے تو
رکہہ اسے محفوظ از رنج و درد دے
ہو سرشار الفت دین مین مدام
رکہہ اسے کونین مین تو شادکام
خوف سے تیرے رہے دل پر حذر
پہنچے اسکو اہل دنیا سے نہ شر
مہربانی کی تو اسپہ رکہہ نظر
کر عنایت اسپہ تو شام و سحر
دین و دنیا مین بڑا ہو مرتبہ
عمر و صحت بہی اسے کر تو عطا

ہماری خوشی کی تقریبین اور انکے اظہار کی صورتین

کچھ شک نہین انسان بالطبع راحت پسند ہے - اور بقائے دوام کی خواہش بھی اسکی فطری خواہش ہے مین اسکی اس فطری خواہش کو بھی روح کی ابدیت کی ایک دلیل سمجھا کرتا ہون - اس مضمون مین مین نہ تو راحت کی حقیقت اور نہ ابدیت روح پر بحث کرنا چاہتا ہون بلکہ میری غرض صرف یہہ ہے کہ مین یہ دکھاؤن کہ ہم کن باتون مین خوش ہوتے ہین اور اس خوشی کے اظہار کی کیا صورتین اختیار کرتے ہین ؟

خدا تعالےٰ کی مجید و حکیم کتاب نے ایک مقام پر انسانی فطرت کے تقاضون کو یون بیان فرمایا ہے

زین للناس حب الشھوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من الذھب والفضۃ والخیل المسومۃ والانعام والحرث ذالک متاع الحیوۃ الدنیا -

یہہ آیت انسانی فطرت کی خواہشون کا ہو بہو فوٹو ہے - لیکن اس کے ساتھہ ہی اللہ تعالےٰ نے عام انسانون مین سے ایک ممتاز اور برگزیدہ طبقہ کی خواہشون کو بھی اسکے ساتھہ ہی بیان فرما دیا ہے -

قل اؤنبئکم بخیر من ذالکم للذین اتقوا عند ربھم جنٰت تجری من تحتھا الانھار خلدین فیھا وازواج مطھرۃ ورضوان من اللہ -

عام انسان اور متقی کے تقاضون مین یہی فرق ہے کہ متقی کی آخری غرض و غایت رضاء الٰہی کا حصول ہے - اور عام لوگ رضاء الٰہی کو مقدم نہین کرتے بلکہ ان کی غرض و غایت نری نمود او نمائش ہوتی ہے یہی اصول خوشی کی تقریبون پر بھی مد نظر رکھا جاتا ہے - ایک طرف ہمارے افلاس اور ناداری کا رونا رویا جا رہا ہے لیکن جب دوسری طرف کوئی شخص ہماری خوشی کی تقریبون اور جلسون مین شریک ہو تو وہ حیران ہو جائیگا کہ کس قسم کی فضولیان اور لغویات ہو رہی ہین - لیکن خدا تعالےٰ کے لاکھون لاکھہ درود اور سلام ہون اسکے برگزیدہ مہدی اور مسیح پر جسنے ہمارے کندھون سے اس قسم کے بیہودہ بوجھہ اتار دے - مین ناظرین کو قادیان مین ایک خوشی کی تقریب دکھانی چاہتا ہون - جس سے انہیں معلوم ہوگا کہ ایک مومن کی خوشی کیا ہوتی ہے اور وہ اسکو کن کن رنگون مین ظاہر کرنا چاہتا ہے -

حضرت حکیم الامۃ سلمہ اللہ تعالےٰ کے بچے **عبد الحی سلمہ اللہ** نے ۲۷ - جون ۱۹۰۵ء کو قرآن شریف ختم کیا - یہہ تقریب حضرت حکیم الامۃ کے لئے ایک خوشی کی تقریب ہے - حقیقت مین کیسی مبارک تقریب ہے ایک دنیا دار اور دیندار باپ مین یہی فرق ہے - دنیا دار باپ بھی اپنے بیٹے کی تقریبون پر خوش ہوتا ہے لیکن اس کی تقریبین کیا ہوتی ہین - بچہ پیدا ہوا ہے پھر اسکا ختنہ ہوا - پھر منگنی ہوئی - پھر شادی ہوئی - ان تقریبون پر جسقدر بے حیائی - اور اللہ اور اسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی خلاف ورزی کی جائے وہ تھوڑی ہے لیکن ایک متقی باپ کے لئے بچے کی خوشی کی سب سے پہلی تقریب قرآن شریف کے شروع اور ختم سے شروع ہوتی ہے - اسکی خواہش اولاد بھی محض اللہ تعالےٰ کے لئے ہوتی ہے - بہت کم لوگ ہونگے جنکو اس راز سے اطلاع ہوگی - حضرت حکیم الامۃ کے کئی بچے فوت ہو چکے تھے - اسپر مجھے ایک طبیب نے کہا کہ مین حکیم الامۃ کو ان کے علاج کی طرف توجہ کراؤن -

مین حضرت حکیم الامۃ کی پاک زندگی پر غور کرنے کا کافی موقع نہین پا سکا تھا مین اتنا ہی جانتا تھا کہ ایک جلیل القدر انسان ہے اولاد کی خواہش فطری خواہش ہے - یہہ رجوع کریگا - مینے جب اس معاملہ کو پیش کیا تو جو جواب مجھے دیا اسنے میرے ایمان کو بہت بڑھا دیا - اصل جواب حکیم الامۃ کے اپنے ہاتھہ کا لکھا ہوا میرے پاس موجود ہے اسکا مفہوم اور مطلب یہ ہے کہ "مجھے محض اولاد کی کوئی بھی خواہش نہین ہے کئی اولادین ہوئین اور مر گئین - ہان مجھے اولاد صالح کی بیشک خواہش اور ضرورت ہے اگر کسی کے پاس ایسی اولاد کا نسخہ ہو تو مین ہزارون ہزار روپیہ دینے کو طیار ہون لاؤ"

یہہ جواب سنکر مین تو حیران ہو گیا - جس شخص کی اولاد کے لئے ایسی پاک خواہش ہو ہر شخص سمجھہ سکتا ہے کہ وہ اسکے لئے کیسی دعائین کرتا ہوگا - بہر حال اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشان اور آیۃ کے طور پر **عبد الحی** پیدا ہوا اور چھہ سال چار ماہ کی عمر مین کھیلتے کودتے اس نے **قرآن** شریف ختم کر لیا -

حضرت حکیم الامۃ کو **قرآن شریف** سے جو محبت اور مناسبت ہے وہ ان کی آشنا دنیا سے چھپی ہوئی نہین قرآن شریف آپ کی **غذا** ہے - بیماریون کے حملے سے اٹھہ کر پہلا علاج آپ درس کے اجرا سے کیا کرتے ہین جو گویا بیماری کی گئی ہوئی قوت کے اعادہ کے لئے یاقوتی ہے

پس حکیم الامۃ کی ایسی پیاری اور مرغوب کتاب کو انکا بچہ پڑھ لے تو ان کی خوشی کس حد تک پہونچ سکتی ہے یہ خوشی محض اسلیئے نہین کہ بچہ ہوشیار ہو گیا ہے یا تعلیم کیطرف توجہ کرنے لگا ہے بلکہ محض اسلیئے کہ اسنے خدا کی کتاب پڑھی ہے - عبد الحی جب قرآن شریف ختم کرکے آیا تو اسے کیا فرمایا مین اسے انکے الفاظ مین درج کرتا ہون

بیٹا ! ہم تم سے دس باتین چاہتے ہین امین سے ایک آج تم نے کر لی ہے - قرآن شریف پڑھو - پھر اسکو یاد کرو - پھر اسکا ترجمہ پڑھو - پھر اسپر عمل کرو - پھر اسی عمل مین تمہین موت آجائے -

قرآن شریف پڑھاؤ - پھر یاد کراؤ - پھر ترجمہ سناؤ - پھر عمل کراؤ - پھر اسی حالت مین تم کو موت آجاوے -

یہہ دس نصیحتین اور خواہشین بتا سکتی ہین کہ حکیم الامۃ اپنی اولاد کے لئے کیا چاہتا ہے اس مین نہین ہے کہ تم فلان عہدہ حاصل کرو - یا دنیا کے فلان صیغہ مین ترقی کرو بلکہ

قرآن شریف اسپر عمل اسکی خدمت

ساری زندگی کی غرض بتائی کیا مبارک ہے وہ باپ جس کی یہ خواہش ہو اور کیسا مبارک ہے وہ بچہ جسکے باپ کے ...... یہ ارادے ہون - (اے اللہ ہمکو بھی ایسی ہی پاک خواہشین عطا کر - آمین)

اس نصیحت کو سنکر چھہ سالہ بچہ کیا کہتا ہے -

ابا جی مینے یہہ قرآن شریف تو پڑھ لیا ہے پہلے یہ تو کسی مسکین کو دیدو -

حکیم الامۃ کا دل ان کلمات کو سنکر اور بھی خوش ہوا

غرض

یہہ تقریب تھی خوشی کی اب اسکے اظہار کیلئے حکیم الامۃ نے کیا سوچا اور کیا کیا - اسکے اظہار کے لئے مختلف طریقے احباب نے پیش کیئے کسی نے کہا کہ لیسرنا القرآن قاعدہ کی طرز پر قرآن مجید چھپوایا جاوے - کسی نے کہا تفسیر لکھی جاوے - حکیم الامۃ نے فرمایا کہ جو حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماوین وہ مبارک ہوگا -

اس مین بتایا کہ آپ نے کسطرح پر رضائے امام کو اپنی خواہشون پر مقدم کر لیا اور کامل طور پر اس عہد کو نباہا ہے جو آپکے ہاتھہ پر کیا ہے (اے اللہ ہمین بھی توفیق دے آمین) حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ چونکہ مولوی صاحب کی طبیعت کمزور ہے کوئی دماغی محنت کا کام مناسب نہین ہے سر دست مساکین کو کھانا کھلا دین - اور احباب کی دعوت کر دین -

چنانچہ ۲۸ - اور ۲۹ - جون ۱۹۰۵ء کو ایسی دعوت دیگئی یہان تک تو جو کچھہ ہوا ہوا - مینے حضرت حکیم الامۃ کی خدمت مین عرض کی کہ مین چاہتا ہون کہ اس تقریب پر مدرسہ تعلیم الاسلام مین ایک حافظ القرآن مستقل طور پر بطور یادگار مقرر کیا جاوے جو قرآن شریف یاد کرائے - فرمایا میرا بھی دل چاہتا ہے - اللہ تعالےٰ نے جو چاہیگا کرے گا -

چونکہ کالج کے بند کرنیکا آپکو بہت بڑا صدمہ ہے اسلئے میری تحریک پر آپ نے نہایت انشراح صدر اور خوشی کے ساتھہ پسند فرمایا کہ کالج فنڈ مین ایک سو روپیہ نقد عطا فرمایا مین جمع کیا گیا

یہہ ایک فقرہ ہے جسپر مین قوم کو توجہ دلانا چاہتا ہون کہ ہمارے گھرون مین بھی آئے دن خوشی کی تقریبین ہوتی رہتی ہین جنپر ہم صدہا روپیہ صرف کر دیتے ہین لیکن نہین سوچتے کہ اس روپیہ کے صرف سے کیا اللہ تعالےٰ کی رضا اور اسکے دین کی نصرت اور تائید کے لیئے ہین ؟ کیا وہ حضرت امام کے منشا اور حکم کے ماتحت ہین -

مین اس تقریب خوشی کو ایک

اسوہ

قرار دینا چاہتا ہون - شروع سے آخر تک غور کرو کہ کس امر کو خوشی قرار دیا گیا ہے **خدا تعالےٰ کی مجید کتاب** کا بچے کا پڑھ لینا ایک دیندار اور متقی باپ کی خوشی کا پہلا مرحلہ ہونا چاہیئے - اور پھر اس خوشی کے اظہار مین رضاء امام کو مقدم کر لینا اسکا دوسرا مقصد - اور پھر اپنی **قومی درسگاہ** کے قیام اور استحکام کو اس تقریب پر مد نظر رکھنا ضروری امر ہونا لازمی ہے یہہ درسگاہ وہ **قوم** طیار کرنی چاہتا ہے جسکی تم آرزو کرتے ہو اور جو حضرت حجۃ اللہ کی خواہش ہے یہ وہ قوم ہوگی انشاء اللہ العزیز جو اللہ تعالےٰ کی عظمت اور جلال کو ظاہر کرنے والی ہوگی پس اسکے استحکام کے لئے جسقدر بھی ہم کوشش کرینگے وہ ہمارے لئے ایک **صدقہ جاریہ** اور نیکی کا مستقل فعل ہوگا - خدا کرے کہ ہم سب کو یہ توفیق ہو کہ ہم ہر تقریب خوشی پر اپنی اس قومی درسگاہ کے **مستقل فنڈ** کے لئے ایک خاص رقم علیحدہ کرین - اور یہ کچھہ بھی مشکل نہین اگر بیہودہ اور محض فضول اخراجات کو جو بطور اسراف کئے جاتے ہین بند کر دین اور وہ ساری رقم یہان داخل کر دین -

ہمین کئی لاکھہ روپیہ مستقل سرمایہ کے لئے مطلوب ہے جسمین پہلی رقم حضرت حکیم الامۃ کی **ایک سو روپیہ** کی داخل ہوئی ہے - مین یہہ تحریک عام کرتا ہون کہ ہر خوشی کی تقریب پر ہر احمدی کا یہہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ ہر قسم کی فضول اور بیہودہ رسوم کو چھوڑ کر محض **رضاء الٰہی** کو ملحوظ خاطر رکھے اور اس قومی درسگاہ کے **مستقل فنڈ** کی تقویت کے لئے اپنا مال نثار کرے -

ہر جگہ کی احمدی جماعت کا فرض ہوگا کہ وہ اپنی تمام جماعت مین اس تحریک کو پیش کرکے اسپر عمل درآمد شروع کرین - اور حکیم الامۃ کے **اسوہ** کو ہمیشہ مد نظر رکھین - اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہماری خوشی کی تقریبین محض اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی کا ذریعہ ہون - آمین -

مسلمانوں کو اپنے مقاصد کیلئے ایک مرکز کی ضرورت

مرکز کو قدرت نے عجب برکت دی ہے اور مثل قوت بخشی ہے اسلئے بہت آلات جر ثقیل کی کامیابی مرکزی بنیاد پر ہی ہے۔ ہر شئے جو اپنے مرکز کے بل گھومتی ہے منتشر نہیں ہوتی۔ کہیں سے کہیں پہونچ جائے مگر آخر مرکزی کشش اُسے اپنی طرف کھینچ لیتی ہے لیکن اگر یہ مرکزی کشش نہ ہو تو منتشر ہونے کے سوائے اور کوئی چارہ نہیں ایک شخص گوپیئے میں پتھر رکھکر پارسی کے سرے میں پتھر باندھکر اسپنے پہونچے کو مرکز بناتا ہے اور گوپیئے پارسی کو چکر دیتا ہے یہ مرکزی حرکت اس پتھر کو ایسی سرعت السیر عطا کرتی ہے اور ایسی طاقت بخشتی ہے کہ جو کام اب بندوقوں یا توپوں سے لیا جاتا ہے کسی زمانہ میں وہی کام اسی قسم کے آلات سے لیا جاتا تھا۔ مرکزی کشش کی احاطہ سے باہر نکلنے کے بعد ایسا پتھر کسی مخالف چیز سے ٹکراتا ہے اور اس صدمہ سے پاش پاش ہو جاتا ہے۔ مگر جبتک وہ مرکزی حیات میں رہتا ہے اپنا زور تو دکھلاتا ہے مگر نقصان اٹھانے سے بچا رہتا ہے۔

دیکھو کرہ ارض جس پر ہم بستے ہیں اپنے محور پر گھومنے سے کیسے کیسے مفید نتائج دنیا کے لئے پیدا کرتا ہے۔ اگر یہ مرکزی حرکت نہ ہو۔ نہ رات کا ٹھکانا رہے اور نہ دن کا پتہ چلے۔ سارا انتظام عالم برہم ہو جائے۔ ہزاروں قسم کی خرابیاں پیدا ہو جائیں۔ اگر زمین بحیثیت مجموعی اپنی مرکزی حرکت کی پابندی نہ کرے اور اسکے مختلف حصہ مختلف اوقات میں علیحدہ علیحدہ حرکتیں کیا کریں تو کیسے خوفناک نتائج پیدا ہونگے۔ جب زمین کا چھوٹا سا حصہ اندرونی بخارات کے زور سے کانپنے لگتا ہے ہم اُسے زلزلہ کہتے ہیں اور اُس سے کیسے ڈرتے ہیں ابھی چند روز ہوئے ضلع کانگڑہ کے زلزلہ نے ساری دنیا کو پریشان اور اندوہگین کر دیا۔ اور سیلونکی آبادی کو خاک میں ملا دیا اگر ایسی بے قاعدہ حرکتیں روز ہوا کریں تو کیا ممکن ہے کہ زمین آباد رہ سکے؟ یہ تو قدرت نے مرکزی حرکت کو ہی برکت دی ہے کہ وہ ہر طرح مفید ثابت ہوئی ہے ایسے ہی مرکزی کشش منتشر چیزوں کو ٹھکانے پر رکھتی ہے۔ اگر ذرا دیر کو یہ مرکزی کشش اٹھ جائے تو تمام چیزیں تتر بتر ہو جائیں اور تمدن کا پتہ بھی نہ رہے۔ یہ تو مرکزی کشش ہی ایسی ہے کہ ربع مسکون کا انتظام قائم ہے یہی حال اور سیاروں کا ہی ہے۔ اپنے اپنے مرکز کے گرد گھومتے ہیں۔ اور اپنا فرض جو قدرت نے انکے ذمہ لگایا ہے ادا کرتے ہیں اور انسان کو مفید نتیجہ بخشتے ہیں۔

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری

عالم سماوی کو چھوڑو۔ اور متمدن ملکوں کو دیکھو۔ وہاں کے باشندوں نے اپنے اپنے ملک کو مرکز بنایا ہے اور اسی کے بل گھومتے ہیں اور دور دور منتشر شدہ لوگوں کو مطیع کرکے اپنے مرکز کے دائرہ کو بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ گو وہ اس مرکز سے کتنے ہی دور ہوں وہ مرکزی کشش انہیں ہمیشہ اپنی طرف کھینچتی ہے اور انکو علیحدہ ہو کر دمدار ستارہ کیطرح مہیب نہیں بننے دیتی۔ دمدار ستارہ سے ہمیشہ اندیشہ تصادم لگا رہتا ہے۔ ایسے ہی آدمی بھی جبتک اپنے لئے مرکز نہ بنائے کوئی نمایاں یا مفید کام نہیں کر سکتا بلکہ اپنی خودرائی اور نفس پرستی سے اپنی آزادی کو اور دونوں ہاتھ سے کھو بیٹھتا ہے۔ اور اپنی کو اپنا مالک بنا لیتا ہے۔ اسکی قوم معدوم ہو جاتی ہے اور دنیا کی نظر میں اسکی کچھ وقعت نہیں رہتی۔ تاریخ سے شہادت لو جب آریہ قوموں نے ایک مرکز اپنے لئے چنا تہا دنیا بھر کو اپنے دائرہ دولت میں سمیٹ لیا تہا۔ پہر ایرانی۔ یونانی اور رومن قوموں نے اپنے اپنے مرکز کی حمایت سے اقطار عالم کو احاطہ کر لیا اور اپنی نیکنامی کا ڈنکا چار دانگ عالم میں بجا دیا تہا۔ آخر عرب کی بھی نوبت آئی اور نبی آخر الزمان (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مبعوث ہو کر لوگوں کو وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا کی تلقین کی تو دیکھو کہ عرب کا کایا پلٹ گیا اور ان بادیہ نشین وحشی لوگوں نے تمام روئے زمین کو روند ڈالا اور روحانی برکتوں سے دنیا کو مالا مال کر دیا لیکن جبوقت ہی مسلمانوں نے حبل اللہ کے مرکز کو چھوڑ دیا منتشر ہو گئے۔ اور اور قوموں کے غلام بن گئے ہندوستان ہی کی تاریخ ملاحظہ کرو جسکی سلطنت کا مرکز دہلی تہا اور اسکیطرف سبکی گردنیں جھکتی تہیں۔ آخر جب عاقبت نااندیشوں نے مرکز سے انحراف کیا اور مرکزی کشش جاتی رہی۔ اتر دکھن پورب پچھم ہر طرف وہ اپنا مرکز بنا بیٹھے اور آخر اسلامی مرکز دور ہو گئی اور انگریزوں کی اطاعت کا قلادہ گلے کا ہار ہوا۔ اور نتیجہ وہ ہوا جو آج ہم دیکھتے ہیں۔ اور ایسی تنہا خوری کی عادتیں جبلت میں داخل ہو گئیں اور ایسی نفسانیت غالب ہوئی جس نے ہماری تمام اخلاقی خوبیوں کو محو کر ڈالا۔ اور تمام روحانی برکتیں سلب کر لیں اب ہم جو کام کرتے ہیں خود غرضی سے خالی نہیں ہوتا۔ حب للہ کو جانتے ہی نہیں۔ قومی شرکت مدنظر نہیں کوئی ناموری چاہتا ہے۔ اور ناموری بھی کیسی؟ اچھوتی اور فانی۔ کوئی اپنے مخالفوں یا حریفوں کو زک دینے کیلئے ریاکاری سے ہمدردی قومی کا دم بھرتا ہے جسکا آخری انجام سوائے پشیمانی اور دست تغابن برہم زدن کے اور کچھ ہی نہیں ہو سکتا۔ اب کوئی ہمارا مرکز ہی اور نہ کوئی مرکزی کشش ہمیں کھینچتی ہے۔ نہ ہم میں قدم اٹھانیکی طاقت ہے ہر کسی نفسی نفسی کہتا ہوا غیروں کے دائرہ میں پابزنجیر ہو کر دست بدست دگر کا مصداق ہے۔ کاش اب سب مسلمان اپنے لئے تحصیل علوم کو مرکز بنائیں اور ہر وقت اس مرکزی کشش میں دوڑ دہوپ کیا کریں۔ کیونکہ

اَلْعِلْمُ يُحْيِي قُلُوبَ الْمَيِّتِينَ كَمَا
يُحْيِي الْبِلَادَ إِذَا مَا مَسَّهَا الْمَطَرُ
وَالْعِلْمُ يَجْلُو الْعَمَى عَنْ قَلْبِ صَاحِبِهِ
كَمَا يُجَلِّي سَوَادَ الظُّلْمَةِ الْقَمَرُ

علم مردہ دلوں کو ایسا زندہ کر دیتا ہے جیسے بارش خشک زمین کو سرسبز کر دیتی ہے اور علم ہی عالم کے دل سے تیرگی کو محو کر ڈالتا ہے جیسے چاندرات کی اندہیری کو۔ اسلئے جب ہم علم کو اپنا مرکز بنائینگے دنیا کی کوئی ایسی چیز نہ رہیگی جو خود بخود ہمارے پاس نہ آجائے۔ جیسے اہل جنت کے پاس میوہ جات آپہونچتے ہیں ویسے ہی تمام کامیابیاں ہمارے اشارہ کی دست نگر رہینگی۔ پس لازم ہے کہ ہر شخص بشدیدیہ بحبل العلم معتصما۔ والا علم ہی کو اپنا مرکز بنائے اور صدق دل سے اس مرکز کی کشش سے کھنچتا رہے۔

لیکن تعلیم کا مسئلہ نہایت ہی اہم مسئلہ ہے اگر ساری قوم بحیثیت مجموعی توجہ کرے اس کا حل کرنا دشوار نہیں رہیگا۔ مگر جو طریقہ اب ہمارے بزرگوں نے اختیار کر رکھا ہے وہ کسیطرح مفید نہیں ہے اور نہ قومی قوت کو ضائع کرنے کے سوائے کسی اور مصرف کا ہو سکتا ہے۔ جا بجا گھٹیا مدرسے بنتے ہیں اور آناً فاناً میں ٹوٹ جاتے ہیں یا نالائق معلموں کے تختہ مشق بنکر بہت سے ہونہار بچے اپنا وقت عزیز کہوتے ہیں جو دنیا میں سرسبز نہیں ہو سکتے۔ اور قوم کو نیک نام نہیں کر سکتے۔

مرکز ہی نہ ہونیکا یہ نتیجہ ہے کہ بیسیوں برس کی کوشش پر بھی آجتک یہ چھ کروڑ سے زاید مسلمانوں کی آبادی ایک اچھا مکمل مدرسہ بھی نہ بنا سکی۔ ہم نے تخمینہ کیا ہے کہ اگر ہندوستان کا ہر مسلمان ایک پیسہ بھی قومی بیت المال میں جمع کرے تو یکمشت دس لاکھ روپیہ جمع ہو سکتا ہے "وقس علیٰ ہذا"۔ اگر یہ رقم ماہوار وصول ہو تو ہر مہینہ ایک یونیورسٹی تیار ہو جائے۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ صرف قومی طاقت کا ایک مرکز پر جمع ہونا ہے۔

یہ کہنا غلط ہے کہ ہندوستان میں خیر لوگ کم ہیں نہیں مخیر بہت ہیں لیکن خیرات کی تقسیم کے ذرائع منتشر ہیں اور وہ کبھی ایک مرکز پر جمع ہو کر اپنی مجموعی طاقت نہیں دکھلاتے مردم شماری کے حساب سے تخمینہ لگایا گیا ہے کہ ہندوستان میں ڈیڑھ کروڑ روپیہ ماہوار مفت خوروں میں بٹ جاتا ہے یہ ایک بہت بڑی رقم ہے۔ لیکن ذرا غور کرو کہ تیس کروڑ کی آبادی کے مقابلہ میں ڈیڑھ کروڑ روپیہ کی کیا وقعت ہے فی شخص ایک آنہ ماہوار بھی تو نہیں پڑتا۔

یہی مرکز کی کنجی ہے جو یورپ اور امریکہ کی قومی یادگاروں کا دروازہ کھولتی ہے۔ ہمارے ہندوستانی بہائی یہی خیال کیا کرتے ہیں کہ یہ مدارس سرکاری امداد سے چلتے ہیں۔ "ذلک مبلغہم من العلم"۔ "ہمت بقدر ہمت دست" چونکہ یہ خود مرکز بنانے اور اپنی منتشرہ قوت کو جمع کرنیکی قابلیت نہیں رکھتے سلطنت ہی کو صاحب دولت سمجھتے ہیں اور اسکی سطوت اور ثروت سے ڈرتے ہیں۔ خیرات بھی اگر دیتے ہیں تو گورے چہرے کی ہیبت سمجھکر نہ کہ خاص خدا کے لئے۔

پادریوں کے مدرسوں۔ شفاخانوں اور یتیم خانوں کو دیکھو کیسے عمدہ انتظام سے جاری ہیں۔ یہ سب اسی خیراتی مد کی چلتی ہیں جو بغیر کسی کے مانگے خود بخود وقتاً فوقتاً بیت المال کو پہنچ جاتی ہے اور اس مرکز سے پہر دنیا میں کروفر کے ساتھ نمودار ہوتی ہے اور شاہی خزانہ کو اپنی فیاضی کے ساتھ شرما دیتی ہے۔ مسلمانوں کو تو ضرور خجل ہونا چاہئے کہ وہ خدا کا سفر کیا ہوا قانون بہول گئے۔ آگاہ کی یہی بیماری صورت تو تھی۔ لیکن اب ہمارے کرتوتوں سے تو وہ ایسی مسخ ہو گئی ہے کہ پہچانی نہیں پڑتی۔ کاش مسلمان پہر سیدہی کرو ٹ لیں اور اپنی منتشر قوت کو جمع کر ڈالیں۔ اور ہاتھ پیر ہلانیکے قابل ہوں۔ اب تو ہماری مثال ایک مردہ دہڑکی سی ہے کہ جسمیں سے دم نکل گیا ہو صرف کہیں کہیں سے سسک رہی ہو۔ کوئی انگلی ہلتی ہو۔ کوئی پسلی پہڑک رہی ہو۔ کوئی ناخن دمکتا ہو۔ کوئی آنکھ حسرت بہری نگاہ ڈالتی ہو۔ لیکن اگر کوئی حکیم اس منتشر روح کو ایک دل و دماغ میں جمع کر دے تو گیا وہ لوتھڑا پہر زندہ ہو بیٹھیگا

دو دل یک شود بشکند کوہ را
پراگندگی آرد انبوہ را

شاعر نے تو صرف دو دلوں کے جمع ہونے پر ایسی امید لگائی ہے اگر ہم چھ کروڑ مسلمان ایک مرکز پر جمع ہو جائیں تو قلب کے استحکام کی کیا کیفیت ہوگی۔ اور قلب ہی پر مقدار وسیمنہ ومیسرہ اور ساقہ کو ناز ہوتا ہے اور اسی مرکز کی طرف سب رجوع کرتے ہیں۔

کیا اچھا ہو کہ مسلمان اپنی قومی کاموں کیلئے ایک مرکز بنائیں اور اپنی تمام منتشر قوتوں کو جمع کر دیا کریں اور پہر مدبر مرکز اور انکے مشیروں کی رائے کے موافق کاروبار جاری ہوں جیسے ابتدائے اسلام میں جاری تہے اور جنکی مثالیں اب صرف عیسائیوں کی بلاد متمدنہ میں پائی جاتی ہیں۔ اسلامی دنیا میں آج انکا کہیں سراغ نہیں ملتا۔ جو انہیں کہوتے ہیں سوائے حسرت اور یاس کے اور کچھ نہیں دیکھتے کہیں بشاشت یا وجاہت کے آثار نہیں پائے جاتے سب یہی دعائیں مانگتے ہیں کہ کاش اسلام کی اصلی برکتیں پہر عود کر آئیں۔ چنانچہ ہمارے ایک مصری بہائی نے اپنے رسالہ "الاسلام فی عصر العلم" میں نہایت عالمانہ طور پر اس مسئلہ پر بحث کی ہے جسکے ایک حصہ کا ترجمہ ہم ...